چالیس صحابہ کرامؓ سے چالیس علماء کی منقول چالیس احادیث

فضائلِ حضرت علی علیہ السلام

اور دلچسپ حکایات

مصنّف
شیخ الاقدم منتخب الدین
علی ابنِ عبداللہ ابنِ بابویہ الرازی
والدِ شیخ صدوق

مترجم
سید محمد اصغر نقوی
(جامعہ علمیہ۔ کراچی)

ناشر
اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶
۹۲_۱۱۰
یا صاحب الزماںؑ ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

چالیس صحابہ کرامؓ سے چالیس علماء کی منقول چالیس احادیث

فضائلِ حضرت علی علیہ السلام

اور دلچسپ حکایات

مُصنّف

شیخ الاقدم منتخب الدین

علی ابنِ عبداللہ ابنِ بابویہ الرازی

والدِ شیخ صدوق

مترجم

سید محمد اصغر نقوی

(جامعہ علمیہ۔ کراچی)

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

نام کتاب: چہل حدیث فضائل حضرت علی علیہ السلام اور دلچسپ حکایات

مؤلف : الشیخ الاقدم منتخب الدین علی ابن عبداللہ ابن بابویہ الرازی

مترجم : سید محمد اصغر نقوی

اردو تصحیح : مجاہد حسین حر

کمپوزنگ: قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ ڈیفنس کراچی۔ 0345-2401125

ناشر : اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

تعداد : ۱۰۰۰

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

کاغذی بازار بالمقابل بڑا امام بارگاہ میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰

فون نمبر: 2431577، 2440803

فہرست

احادیث

حکایات

چہل حدیث

الحدیث الاول (۱)

عَنْ زَیْدِ بْنِ یثیعٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَکْرٍ الصَّدِیْقِ یَقُوْلُ : رَأَیْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ ۔قَدْ خَیَّمَ خَیْمَۃً وَ ھُوَ مُتکِیءٌ عَلٰی قَوْس عَرَبِیّۃٍ، وَ فِیْ الْخَیْمَۃِ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ علیہم السلام ۔

أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالِمْ أَھْلَ الْخَیْمَۃِ، حَرَبٌ لِمَنْ حَارَبَھُمْ ، وَلِیٌّ لِمَنْ وَالاھُمْ ، لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا سَعِیْدَ الْجدّ، طَیِّبُ الْمَوْلِدِ، وَ لَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا شَقِیُّ الْجَدِّ رَدِیءُ الْوَلَادَۃِ ۔

فَقَالَ رَجُلٌ : یَا زَیْدُ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ أَبِیْ بَکْرٍ ھٰذَا؟

قَالَ : اِیْ وَ رَبِّ الْکَعْبَۃِ ۔

زید ابن شیخ کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر صدیق سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ایک خیمہ لگا ہوا ہے اور حضرت ایک عربی کمان سے ٹیک لگائے کھڑے ہیں اور اس خیمہ میں فاطمہ، علی حسن، حسین علیہم السلام ہیں۔ حضرت فرما رہے ہیں:

میری اُن سے صلح ہے جن کی اِس خیمہ میں بیٹھنے والوں سے صلح ہے،
میری اُس سے جنگ ہے جس سے اِس خیمہ والوں کی جنگ ہے،
میں اُن کا دوست ہوں جو اِن کا دوست ہے
اِن کے ساتھ وہی محبت رکھے گا جس کا جد سعادت مند ہوگا اور حلال زادہ ہوگا
اوران سے وہی بغض رکھے گا جس کا جد شقی ہوگا اور حرام زادہ ہوگا۔
اس مرد نے کہا: اے زید! کیا تو نے ابو بکر سے یہ بات سنی ہے؟
زید نے کہا: ہاں! کعبہ کے رب کی قسم۔(۱)

الحدیث الثانی (۲)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ عِنْدَهٗ جَمَاعَةٌ فَتَذَاكَرُوا السَّابِقِيْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ يَقُوْلُ :

أَمَّا عَلِيُّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ : فِيْهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ، لَوَدِدْتُ أَنَّ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، وَ كَانَتْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ .

---

(۱) فرائد السمطین ج ۲ ص ۴۹ ۳ حدیث نمبر ۳۷۴

وَ كُنتُ وَ أَبُوْ بَكرٍ وَ أَبُوْ عُبَيْدَةٍ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ الصَّحَابَةِ، إِذْ ضَرَبَ النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَدَهُ عَلٰى منكَبِ عَلِيٍّ علیہ السلام فَقَالَ:

يَا عَلِيُّ أَنْتَ اَوَّ لُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا، وَ أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ إِسْلَامًا، وَ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى.

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر ابن خطاب سے سنا کہ جب اس کے پاس لوگوں کی ایک جماعت تھی۔ انہوں نے اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں کا ذکر کیا تو عمر ابن خطاب نے کہا:

علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ علی علیہ السلام میں تین خوبیاں ہیں اگر ان میں ایک بھی مجھ میں ہوتی تو میرے لئے ان تمام چیزوں سے محبوب تھیں جن پر سورج طلوع کرتا ہے۔

(پھر کہا کہ) میں اور ابوبکر اور ابوعبیدہ اور اصحاب میں ایک جماعت تھی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

اے علی! تم ایمان کے لحاظ سے تمام مومنین سے پہلے ہو،

اسلام میں تمام مسلمانوں کے اسلام لانے والوں سے پہلے ہو

اور تمہارا مقام میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔(۱)

(۱) ریاض النضرہ ج۲ ص ۱۷۵. بحار ج۳۸ ص ۲۴۶

الحدیث الثالث (۳)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِنَّ مَثَلَ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَةَ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّةَ کَمَثَلِ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ، مَنْ رَکِبَھَا نَجَا، وَ مَنْ تَرَکَھَا غَرَقَ .

عثمان ابن عفان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی مثال اس امت کیلئے سفینہ نوح کی ہے جو سوار ہوا نجات پا گیا اور جس نے ان سے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا۔(۱)

الحدیث الرابع (۴)

عَنْ عَلِیٍّ علیہ السلام قَالَ : اِنْطَلَقْتُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتّٰی اَتَیْنَا الْکَعْبَةَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِجْلِسْ لِیْ . فَصَعَدَ عَلٰی مَنْکَبِیْ . فَذَھَبْتُ اَنْھَضُ بِہٖ فَرَأَی ضَعْفِیْ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ جَلَسَ لِیْ وَ قَالَ : اِصْعَدْ عَلٰی مَنْکَبِیْ فَصَعَدْتُ فَنَھَضَ بِیْ وَ اِنَّہٗ قَدْ

(۱) کشف الغمہ ص ۴۶ مناقب خوارزمی ص ۱۹

تَخَيَّلَ لِيْ اِنِّيْ لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ اُفُقَ السَّمَاءِ حَتّٰى صَعَدْتُ عَلَى الْبَيْتِ . وَ عَلَيْهِ تِمْثَالُ صُفْرٍ اَوْ نُحَاسٍ فَجَعَلْتُ اُزِيْلُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ . وَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ . قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِقْذِفْهُ فَقَذَفْتُهٗ فَتَكَسَّرَ كَمَا تَنْكَسِرُ الْقَوَارِيْرُ . فَنَزَلْتُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَسْتَبِقُ حَتّٰى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوْتِ خَشْيَةَ اَنْ يَلْقَانَا اَحَدٌ مِنْهُمْ .

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں (فتح مکہ کے دن) میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے یہاں تک کہ کعبہ کے پاس پہنچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بیٹھو!

پیغمبر میرے کندھے پر سوار ہوئے میں اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جب پیغمبر نے میرے ضعف کو دیکھا تو نیچے اُترے اور خود زمین پر بیٹھ گئے اور مجھے حکم دیا: میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ۔ پس میں سوار ہوا حضرت کھڑے ہوئے مجھے یوں لگ رہا تھا کہ اگر چاہوں تو آسمان کو ہاتھ لگا سکتا ہوں میں کعبہ کے اندر او نچائی پر رکھے تانبے یا پیتل کے بتوں کو پیغمبر کے دائیں، بائیں اور آگے، پیچھے سے گرا رہا تھا حتیٰ کہ جب میرا ہاتھ ان تمام تک پہنچ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ان کو زمین پر پھینک دو، میں نے پھینکا تو وہ یوں ٹوٹنے لگے جیسے شیشہ ٹوٹتا ہے۔(۱)

(۱) مسند احمد ج ۱ . ۸۴

الحديث الخامس (٥)

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْكَنْدِيُ حَلِيْفُ لِبَنِيْ اُمَيَّةِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ : حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانِ فَاَتٰى، مَجْلِسٌ فِيْ حَلْقَةِ فَجَلَسَ [بَيْنَ] عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمْرِ بْنِ خَطَابِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِ ابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ : أَنَا كُنْتُ أَحَقُّ وَ اَوْلٰى بِالْاَمْرِ مِنِ ابْنِ عَمِّكَ .

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَلِمَ؟

قَالَ : لَاِنِّى ابْنِ عَمِّ الْخَلِيْفَةِ الْمَظْلُوْمِ الْمَقْتُوْلِ ظُلْمًا .

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ـ وَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِ ابْنِ عُمَرَ ـ : هٰذَا إِذًا أَوْلٰى بِالْاَمْرِ مِنْكَ، لِأَنَّ أَبَا هٰذَا قُتِلَ قَبْلَ ابْنِ عَمِّكَ .

قَالَ : فَانْصَاعَ، أَوْ كَلِّمَهٗ نَحْوَ هٰذَا .

ثُمَّ إِنَّ مُعَاوِيَةَ أَقْبَلَ عَلٰى سَعْدِ ابْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَ كَانَ حَاضِرًا أَيْضًا فَقَالَ : وَ أَنْتَ يَا سَعْدَ الَّذِىْ لَمْ تَعْرِفْ حَقَّنَا مِنْ

بَاطِلِ غَيْرِنَا، فَتَكُوْنَ مَعَنَا أَوْ عَلَيْنَا؟

قَالَ سَعْدُ : إِنِّيْ لَمَّا رَأَيْتُ الظُّلْمَةَ قَدْ غَشِيَتِ الْأَرْضِ

قُلْتُ : هَيَّجَ فَأَنَخْتُهُ حَتّٰى إِذَا أَسْفَرَتْ مَضَيْتَ .

قَالَ مُعَاوِيَةُ : وَ اللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتَ الْمَصْحَفَ - أَوْ مَا بَيْنَ

الدَّفَتَيْنِ - مَا وَجَدْتُّ [فِيْهِ] هَيَّجَ .

فَقَالَ سَعْدُ : أَمَّا إِذَا تَنَبَّهْتُ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

يَقُوْلُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام : أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ .

قَالَ مُعَاوِيَةُ : يَا سَعْدُ لَتَجِيْئَنِّيْ بِمَنْ سَمِعَهُ مَعَكَ، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ

بِكَ كَذَا [وَ كَذَا] .

قَالَ : أُمُّ سَلْمَةُ .

فَقَالَ : فَقَامَ، وَ قَامُوْا مَعَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ : فَبَدَأَ مُعَاوِيَةُ فَتَكَلَّمَ، فَقَالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ

الْكَذِبَةَ قَدْ كَثُرَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (بَعْدَهُ) فَلَا يَزَالُ قَائِلٌ يَقُوْلُ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا لَمْ يَقُلْ، وَ إِنَّ سَعْدًا اَلْاٰنَ رَوٰى حَدِيْثًا زَعَمَ

أَنَّكِ سَمِعْتِيْهِ مَعَهُ .

قَالَتْ : مَا هُوَ؟

قَالَ : زَعَمَ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ : أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ .

قَالَتْ : صَدَقَ، فِيْ بَيْتِيْ قَالَهُ .

فَاقْبَلْ مُعَاوِيَةُ عَلٰى سَعْدٍ وَ قَالَ : اَلْاٰنَ أَنْتَ أَكْرَمُ عَلَيَّ مِمَّا كُنْتَ .

وَ اللّٰهِ لَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا زِلْتُ خَادِمًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَتّٰى أَمُوْتُ .

عبیداللہ عبداللہ کندی سے مروی ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے ایک سال حج کیا تو ایک محفل میں آیا جہاں عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ ابن عمر بیٹھے تھے پس معاویہ نے عبداللہ ابن عباس کی ران پر ہاتھ مارا اور کہا: میں تیرے چچا کے بیٹے (علی ابن ابی طالب) سے زیادہ خلافت کا حق دار ہوں۔

ابن عباس نے پوچھا: وہ کیسے؟

معاویہ نے کہا: کیونکہ میں مقتول خلیفہ کا چچازاد ہوں جس کو ظلم سے قتل کیا گیا۔

ابن عباس نے عبداللہ ابن عمر کی ران پر ہاتھ مار کر کہا: یہ تجھ سے زیادہ حق دار ہے کیونکہ اس کا باپ تیرے چچازاد سے پہلے قتل ہوا۔

معاویہ نے کہا: وہ جلدی گزر گیا یا اسی طرح کا جملہ معاویہ نے کہا۔

پھر معاویہ سعد ابن ابی وقاص کی طرف متوجہ ہوا جو وہاں حاضر تھا معاویہ نے کہا: اے سعد تو نے ہمارے حق کو ہمارے باطل سے نہ پہچانا تو ہمارے ساتھ ہے یا ہمارے خلاف ہے؟

سعد نے کہا: جب میں نے دیکھا کہ اندھیرے نے ساری زمین کو ڈھانپ لیا ہے تو میں نے اپنی سواری کو آہستہ کیا اور اسے بٹھایا جب سفیدی نمودار ہوئی تو میں روانہ ہو گیا (یعنی گمراہی کا اندھیرا یعنی مطلب یہ ہے کہ جب میں نے دیکھا کہ حق اور باطل میں تمیز نہیں ہو رہی تھی تو میں ایک طرف بیٹھ گیا کسی کا ساتھ نہ دیا جب دن ہوا یعنی حق و باطل واضح ہو گیا تو میں حق کے ساتھ ہو گیا)۔

معاویہ نے کہا: خدا کی قسم تحقیق تو نے قرآن پڑھا ہے یا جو کچھ دو جلدوں کے درمیان ہے کیا تو نے اس میں لفظ ''ھبج'' یعنی سست رفتاری آہستہ کرنا پڑھا ہے؟

سعد نے کہا: بہر حال جب میں متنبہ ہوا (یا تو متنبہ ہو) تحقیق میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ ہمیشہ علیؑ کو کہتے تھے تو حق کے ساتھ ہے اور حق تیرے ساتھ ہے۔

معاویہ نے کہا: تو کوئی گواہ لے آ جس نے تیرے ساتھ یہ حدیث سنی ہو ورنہ میں تجھے سخت سزا دوں گا۔

سعد نے کہا: ام سلمیٰؓ (میری اس بات کی گواہ ہے)

پس راوی کہتا ہے کہ معاویہ اور باقی تمام لوگ اُٹھ کر ام سلمیٰؓ کے گھر آئے، معاویہ نے پہلے بول کر کہا: اے ام المومنین! پیغمبر کے بعد حضرت پر بہت جھوٹ بولا جانے لگا ہے ہمیشہ کہنے والا کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا۔ ابھی سعد نے ایک حدیث نقل کی ہے اور سعد کا گمان یہ ہے کہ تم نے بھی سعد کے ساتھ یہ حدیث سنی ہے۔

اُم سلمیٰؓ نے پوچھا: وہ کونسی حدیث ہے؟

معاویہ نے کہا: سعد کا گمان ہے کہ پیغمبرؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ تو حق کے ساتھ ہے اور حق تیرے ساتھ ہے۔

اُم سلمیٰؓ نے کہا: اس نے سچ کہا ہے پیغمبر نے میرے گھر میں یہ حدیث فرمائی تھی۔

معاویہ نے سعد کی طرف دیکھ کر کہا: اب تو پہلے سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو گیا ہے

پھر معاویہ نے کہا: اگر یہ حدیث میں نے خود پیغمبر سے سنی ہوتی تو میں ساری زندگی علیؑ کی خدمت کرتا رہتا۔

الحدیث السادس (۶)

عَنْ اَبِیْهِ عَبْدِالرَّحْمَانِ؛ قَالَ:

لَمَّا اِفْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَكَّةَ اِنْصَرَفَ اِلَى الطَّائِفِ، فَحَاصَرَهُمْ سَبْعَ عَشَرَةَ، أَوْ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ، فَلَمْ يَفْتَحْهَا، ثُمَّ أَوْ غَلَ غَدْوَةً، أَوْ رَوْحَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَهَجَرَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَ أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَ إِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُقِيْمُنَّ الصَّلَاةَ، وَ لَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ، أَوْ لَاَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّيْ، أَوْ كَنَفْسِيْ فَلْيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلِيْكُمْ، وَ لَيَسْبِيَنَّ

ذُرَارِیَّکُمْ .

قَالَ : فَرَأَى النَّاسُ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرٍ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ علیہ السلام

فَقَالَ : هُوَ هٰذَا .

قَالَ : فَقُلْتُ : مَا حَمَلَ عَبْدَالرَّحْمَانَ بْنَ عَوْفٍ عَلٰى مَا

فَعَلَ؟

قَالَ : مَنْ ذَاكَ أَعْجَبُ .

عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو طائف کی طرف آئے سترہ یا اٹھارہ دن تک طائف کا محاصرہ کیا لیکن فتح نہ کیا ایک صبح یا ایک رات شہر کے اندر رہے پھر اُترے اوران سے اعراض کیا فرمایا:

لوگو! میں تم سے پہلے دنیا سے جانے والا ہوں اور میں اپنی عترت کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور تمہاری وعدہ گاہ حوض کوثر ہے اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم لازماً نماز قائم کرنا، لازماً زکوٰۃ ادا کرنا ورنہ میں تمہاری طرف ایک ایسا مرد بھیجوں گا جو مجھ سے ہوگا یا میرے نفس یعنی میری جان کی طرح ہوگا، وہ تمہارے جنگ کرنے والوں کی گردنیں کاٹے گا،تمہاری اولادوں کوقیدی بنائے گا۔

لوگوں نے ابوبکر اور عمر کی طرف دیکھا، پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

وہ مرد یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے پھر عبدالرحمٰن بن عوف کو کس چیز نے اس کام پر وادار کیا جو کام عبد

الرحمٰن نے انجام دیا؟

جواب ملا: (تمہیں اس پر تعجب ہے) اس سے زیادہ عجیب کام بھی ہیں۔(۱)

الحدیث السابع (۷)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَتَنَفَّسَ، فَقُلْتُ: مَا شأنك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

قَالَ: نعيت إِلى نفسي، فعاد لمثله.

قَالَ فَقُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ.

قَالَ: مَنْ؟

قُلْتُ: أَبَابَكْرٍ. فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ قَوْلِهِ.

قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ.

قَالَ: مَنْ؟

قُلْتُ: عمر. فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ قَوْلِهِ.

(۱) امالی طوسی ص ۳۲۱ مستدرک حاکم ج۲ ص ۱۲۰)

قُلْتُ : فَاسْتَخْلِفْ .

قَالَ : مَنْ؟

قُلْتُ : عَلِيًّا .

قَالَ : أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ اَطَاعُوْهُ لَيَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ أَجْمَعُوْنَ أَكْتَعُوْنَ . (رُوِيَ مِثْلِهٖ بِاِخْتِلَافٍ اِبْنِ شَاذَانُ فِي النَّقَبَةِ الْعَاشِرَةِ مِنَ الْمِأَةِ مَنْقَبَةٍ ص ۲۹)

عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ جس رات پیغمبر کی جنات سے جنگ ہوئی تو حضور نے ایک آہ بھری میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو کیا ہوا (یہ آہ کیوں بھری)؟

(آپؐ نے) فرمایا: میں اس دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں۔ پھر دوبارہ اسی جملے کو دہرایا۔

ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کسی کو خلیفہ بنا جائیں۔

حضرت نے فرمایا: کس کو؟

میں نے کہا: ابوبکر کو؟

حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر پہلے والا جملہ دہرایا (یعنی میں اس دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں)۔

میں نے عرض کیا: خلیفہ بنا جائیں۔

حضور نے فرمایا: کس کو؟

مین نے کہا: عمر کو۔

پھر حضور کچھ دیر خاموش رہے پھر وہی پہلے والا جملہ دہرایا (یعنی میں اس دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں)۔

میں نے عرض کیا: کسی کو اپنا خلیفہ بنا جائیں۔

حضرت نے فرمایا: کس کو؟

میں نے کہا: علیؑ کو

حضرت نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگ علیؑ کی اطاعت کریں گے تو یقیناً سب کے سب جنت میں جائیں گے۔(۱)

الحدیث الثامن (۸)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيْلًا، فَغَدَا اِلَيْهِ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام بُكْرَةً وَ كَانَ يُحِبُّ أَنْ لَا يَسْبِقَ اِلَيْهِ أَحَدٌ فَاِذَا النَّبِيُّ -عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ- نَائِمٌ فِيْ صَحْنِ الدَّارِ وَ رَاْسُهٗ فِيْ حِجْرِ دَحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيْ، فَقَالَ:

(۱) مأۃ منقبت ص ۴۹

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

فَقَالَ دِحْيَةُ : بِخَيْرٍ يَا أَخَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .

قَالَ : جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ خَيْرًا .

قَالَ لَهُ دِحْيَةُ : إِنِّيْ أُحِبُّكَ وَ إِنَّ لَكَ عِنْدِيْ مَدِيْحَةً أُهْدِيْهَا إِلَيْكَ أَنْتَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، وَ سَيِّدُ وُلِدِ اٰدَمَ بَعْدَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُزَفُّ أَنْتَ وَ شِيْعَتُكَ مَعَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ حِزْبِهِ فِي الْجَنَانِ .

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَ خَابَ وَ خَسِرَ مَنْ عَادَاكَ، بِحُبِّ مُحَمَّدٍ أَحْبُوْكَ، وَ بِبُغْضِهِ أَبْغَضُوْكَ، لَاتَنَالُهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اُدْنُ مِنْ صَفْوَةِ اللّٰهِ اِبْنِ عَمِّكَ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ .

ثُمَّ أَخَذَ بِرَأْسِ النَّبِي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَوَضَعَهُ فِيْ حِجْرِهِ .

فَانْتَبَهَ النَّبِي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ : مَا هٰذِهِ الْهَمْهَمَةُ؟ فَأَخْبَرَهُ الْحَدِيْثَ .

فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ بِدِحْيَةٍ، كَانَ جِبْرَئِيْلُ علیہ السلام سَمَّاكَ بِأَسْمَاءٍ سَمَّاكَ اللّٰهُ بِهَا وَ هُوَ الَّذِيْ أَلْقَى مَوَدَّتَكَ فِيْ صُدُوْرِ

الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ رَهْبَتَكَ فِيْ صُدُوْرِ الْكَافِرِيْنَ، مِصْدَاقُهٗ قَوْلُهٗ تَعَالٰى :
''اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا''(۱)

ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار تھے حضرت علیؑ صبح سویرے حضور کی خدمت میں پہنچے (شاید) حضرت علیؑ چاہتے تھے کوئی اور مجھ سے پہلے نہ پہنچے حضور اکرم صحن میں سوئے ہوئے تھے اور حضور کا سر مبارک دحیہ ابن خلیفہ کلبی کی گود میں تھا تو حضرت علیؑ نے فرمایا: السلام علیك پیغمبر کا کیا حال ہے؟

دحیہ نے کہا: اے اللہ کے رسول کے بھائی حضور خیریت سے ہیں۔

تو مولا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم اہل بیت کی طرف سے تمہیں جزائے خیر دے۔

دحیہ نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا: مجھے آپ سے محبت ہے اور میرے پاس آپ کے لئے ایک مدح ہے جو آپ کو ہدیہ کرتا ہوں،

اے امیر المومنین اور سفید چہرے والوں کے قائد،

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اولاد آدم کے سردار،

قیامت کے دن آپ کو اور آپ کے شیعوں کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے گروہ کے ساتھ سجا کر جنت میں لے جایا جائے گا،

وہ شخص کامیاب ہوا جو تم سے محبت وولایت رکھے،

وہ خسارے میں رہا جو تم سے دشمنی کرے،

---

(۱) سورۂ مریم آیت ۹۶

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے تم سے محبت کرتے ہیں،

جو پیغمبر کے بغض کی وجہ سے تجھ سے بغض کرتے ہیں ان کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہوگی،

اے اللہ کے چنے ہوئے! اپنے چچازاد کے قریب آجائیں آپ حضورؐ کے زیادہ حق دار ہیں۔

پھر دحیہ نے حضورؐ کا سر مبارک اُٹھا کر حضرت علیؑ کی گود میں رکھ دیا۔

حضورؐ بیدار ہوئے تو حضورؐ نے پوچھا: یہ کیا آوازیں آرہی تھیں؟

حضرت علیؑ نے ساری بات سنادی۔

حضورؐ نے فرمایا: یہ دحیہ نہیں تھا جبرائیلؑ تھا جس نے تمہارے وہ نام لئے جو خدا نے رکھے ہیں اسی خدا نے آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے اور غیروں کے دل میں تیرا خوف ڈالا ہے اس کا مصداق خدا کا یہ قول ہے:

"جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیئے خدائے رحمٰن ان کی محبت دلوں میں ڈال دے گا"۔(۱)

(۱) ارجح المطالب ص ۱۳۱، ارشاد القلوب ص ۲۳۷

الحدیث التاسع (۹)

عَنْ أَبِیهِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام قَالَ :

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ إِذْ مَرَّ بِهٖ جَعْفَرُ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ، ذُوالْجَنَاحَیْنِ فَقَالَ النَبِی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : صَلِّ جَنَاحَ أَخِیْکَ .

ثُمَّ تَقَدَّمَ النَّبِی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَصَلَّیَا خَلْفَهٗ، فَلَمَّا اِنْفَتَلَ النَّبِی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ صَلَاتِهٖ أَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَلَیْهِمَا .

ثُمَّ قَالَ : یَا جَعْفَرُ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُخْبِرُنِیْ عَنِ الدَّیَّانِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَّهٗ قَدْ جَعَلَ لَکَ جَنَاحَیْنِ مَنْسُوْجَیْنِ فِی الْجِنَانِ، وَ یُسَیِّرُکَ رَبُّکَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ . قَالَ :

فَقَالَ عَلِیٌّ : فِدَاکَ أَبِیْ وَ أُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هٰذَا الْجَعْفَرُ أَخِیْ، فَمَالِیْ عِنْدَ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ؟

فَقَالَ النَّبِی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : بَخٍ بَخٍ یَا عَلِیُّ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقًا یَسْتَغْفِرُوْنَ إِلیٰ أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ .

قَالَ : فَقَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام : بِأَبِیْ أَنْتَ وَ أُمِّیْ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ مَا ذٰلِكَ الْخَلْقُ؟

قَالَ : اَلْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ : "رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ" (سورہ حشر ۱۰) فَهَلْ سَبَقَكَ أَحَدٌ بِالْاِيْمَانِ؟

يَا عَلِيُّ! إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْتَدَرَتْ إِلَيْكَ إِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ فَيَخْتَطِفُوْنَكَ إِخْتِطَافًا حَتّٰى تَقُوْمُ بَيْنَ يَدَىْ رَبِّىْ عَزَّ وَ جَلَّ، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ : سَلْ يَا عَلِيُّ [فَقَدْ] آلَيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ أَنْ أَقْضِىْ لَكَ الْيَوْمَ أَلْفَ حَاجَةٍ .

قَالَ : فَأَبْدَأُ بِذُرِيَّتِىْ وَ أَهْلِ بَيْتِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .

قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : إِنَّهُمْ لَا يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْكَ يَوْمَئِذٍ، وَ لٰكِنْ إِبْدَأْ بِمُحِبِّيْكَ، أَوْ أَحِبَّائِكَ، وَ أَشْيَاعِكَ .

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : وَ اللّٰهِ، ثُمَّ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ الرَّجُلَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ ذُنُوْبُهُ أَكْثَرَ مِنْ وَرْقِ الشَّجَرِ وَ قَطْرِ الْمَطَرِ وَ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ، ثُمَّ لَقِىَ اللّٰهَ مُحِبًّا لَكَ وَ لِأَهْلِ بَيْتِكَ لَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ .

ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : وَ اللّٰهِ، ثُمَّ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ الرَّجُلَ صَامَ النَّهَارَ وَ قَامَ اللَّیْلَ وَ حَمَلَ عَلَى الْجِیَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ لَقِیَ اللّٰهِ مُبْغِضًا لَكَ وَ لِأَهْلِ بَیْتِكَ لَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى مِنْخَرَیْهِ فِی النَّارِ.

امام حسن ابن علی بن ابی طالب علیہما السلام نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع الغرقد میں تشریف فرما تھے جب کہ جعفر ابن ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے پیغمبر نے فرمایا: اپنے بھائی علیؑ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے کھڑے ہوئے، دونوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں کی (علی وجعفر) طرف رخ کیا۔ پھر فرمایا: اے جعفر! یہ جبرائیلؑ مجھے خدا کی طرف سے خبر دے رہے ہیں کہ خدا نے تیرے لئے دو پر خلق فرمائے ہیں جنت میں اور تیرا رب تجھے جمعرات کے دن سیر کروائے گا۔

راوی کہتا ہے کہ علی علیہ السلام نے عرض کیا: میرے ماں باپ پر قربان ہو جائیں۔ یہ انعام تو جعفر کے لئے خدا کے پاس ہے میرے لئے میرے رب کے پاس کیا ہے؟

پیغمبر نے فرمایا: تجھے مبارک ہو، مبارک ہو اے علی! خدا نے تیرے لئے ایک مخلوق پیدا کی ہے جو قیامت تک تیرے لئے استغفار کریں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! وہ مخلوق کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ مومنین جو کہتے ہیں "رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ

سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ" (بارالٰہا! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان پر ہم پر سبقت لے گئے ہیں۔

کیا تم سے پہلے کسی نے ایمان میں سبقت کی ہے؟

یا علی! جب قیامت کا دن ہوگا تو بارہ ہزار فرشتے تیری طرف بڑھیں گے اور تجھے اٹھائیں گے جب تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوگے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے علی مانگو میں نے اپنی ذات پر قسم کھا کر واجب کر دیا ہے کہ آج تیری ایک ہزار حاجات کو پورا کروں گا۔

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پس میں اپنی ذریت اور اپنے اہل بیت کی حاجات مانگنا شروع کروں گا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیرے اہل بیت اس دن تیرے محتاج نہ ہوں گے لہٰذا تم اپنے محب یا اپنے شیعوں کے بارے میں مانگنا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، خدا کی قسم، خدا کی قسم! اگر کوئی ایسا مرد قیامت کے دن آئے جس کے گناہ درخت کے پتوں بارش کے قطرات اور زمین کے ذرات سے زیادہ ہوں پھر وہ تیری اور تیرے اہل بیت کی محبت دل میں لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو تو خدا اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، خدا کی قسم، خدا کی قسم! اگر کوئی مرد دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرے اور اللہ کی راہ میں گھوڑوں پر سوار ہو کر حملے کرے پھر وہ تیرا اور تیرے اہل بیت کا بغض لے کر خدا سے ملاقات کرے تو خدا اس کو سر کے بل جہنم میں پھینکے گا۔(۱)

(۱)شواھد التنزیل ج۲ص۲۴۸

الحدیث العشر (۱۰)

عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ الشَّهِیْدِ ۔صَلٰوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ۔

قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یَقُوْلُ :

مَنْ أَحَبُّ أَنْ یَحْیَا حَیَاتِیْ وَ یَمُوْتُ مِیْتَتِیْ وَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الَّتِیْ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ فَلْیَتَوَّلَ عَلِی بِنِ أَبِیْ طَالِبِ وَ ذُرِّیَّتَهُ الطَّاهِرِیْنَ، أَئِمَّةَ الْهُدٰی وَ مَصَابِیْحَ الدُّجٰی مِنْ بَعْدِهٖ فَاِنَّهُمْ لَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِنْ بَابِ الْهُدٰی اِلٰی بَابِ الضَّلَالَةِ .

امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جو فرمایا کرتے تھے: جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ میرے جیسی زندگی گزارے اور میرے جیسی اس کی موت ہو اور اس جنت میں داخل ہو جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے تو اس کو چاہئے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اسکی پاک ذریت سے متمسک ہو جائے جو علیؑ کے بعد ائمہ ہدیٰ ہیں، اندھیروں میں چراغ ہیں کیونکہ یہ ہدایت کے باب سے نکال کر گمراہی کے باب کی طرف نہیں لے جائیں گے۔(۱)

(۱)حلیة الاولیاء ج ۱ ص ۸۶ بصائر الدرجات ص ۵۱

الحدیث الحادی العشر (۱۱)

عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ الْحُسَیْنِ، عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰی، عَنْ فَاطِمَةَ الْکُبْرٰی ۔سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ۔ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَی النَّاسِ یَوْمَ عَرْفَةَ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی بَاهٰی بِکُمْ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَ غَفَرَلَکُمْ عَامَّةً، وَ غَفَرَ لِعَلِیٍّ خَاصَّةً، وَ إِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَیْکُمْ غَیْرُ مُعَاتِبٍ لِقَوْمِیْ وَلَا عَائِبٍ لِقَرَابَتِیْ۔

وَ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ علیہ السلام یُخْبِرُنِیْ أَنَّ السَّعِیْدَ حَقَّ السَّعِیْدَ مَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا فِیْ حَیَاتِیْ وَ بَعْدَ وَفَاتِیْ، وَ أَنَّ الشَّقِیَّ کُلَّ الشَّقِیِّ مَنْ أَبْغَضَهٗ فِیْ حَیَاتِیْ وَ بَعْدَ وَفَاتِیْ۔

امام سجاد علیہ السلام نے فاطمہ صغریٰ علیہا السلام سے اور انہوں نے فاطمہ کبریٰ علیہا السلام سے نقل فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو ذی الحجہ کو لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آج کے دن تم پر فخر و مباہات فرمایا ہے اور تم کو عام طریقے سے بخش دیا ہے اور علیؑ کو خاص طور پر بخشا ہے میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اپنی قوم پر عتاب کرنے والا اور اپنے قریبیوں پر عیب

لگانے والا نہیں ہوں اور یہ جبرائیلؑ مجھے خبر دے رہے ہیں کہ حقیقی سعادت مند وہ ہے جو میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد علیؑ سے محبت رکھے اور تحقیق بڑا شقی اور بد بخت شخص وہ ہے جو میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد علیؑ سے دشمنی رکھے۔(۱)

الحديث الثانی عشر (۱۲)

عَنْ أَبِيْ عُثْمَانِ الْهِنْدِيْ قَالَ: قَالَ لِيْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَتَعْرِفُ رَامْهُرْمُزْ؟

قُلْتُ: نَعَمْ

قَالَ: إِنِّيْ مِنْ أَهْلِهَا.

قُلْتُ: مَا أَشَدَّ حُبَّكَ لِعَلِيٍّ عليه السلام؟

قَالَ: كَيْفَ لَا أُحِبُّهُ وَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَلنَّاسُ مِنْ اَشْجَارٍ شَتّٰى، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ شَتّٰى.

ابو عثمان نہدی کہتا ہے کہ مجھے سلمان فارسیؓ نے کہا: کیا تو رامھرمز کو پہچانتا ہے؟

میں نے کہا: ہاں!

(۱) دلائل الامامة مناقب ابن شهر آشوب ج ۳ص ۳

سلمانؓ نے کہا: میں وہاں کا رہنے والا ہوں۔

میں نے کہا: (سلمانؓ) تجھے علیؑ سے کتنی محبت ہے۔

سلمانؓ نے کہا: میں کیسے اس سے محبت نہ رکھوں جبکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ لوگ مختلف شجروں سے پیدا ہوئے ہیں میں اور علیؑ ایک شجر سے پیدا ہوئے ہیں۔(۱)

الحدیث الثالث عشر (۱۳)

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ : مَنْ أَطَاعَنِیْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ أَطَاعَكَ یَا عَلِیُّ فَقَدْ أَطَاعَنِیْ، وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ، وَ مَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِیْ.

ابوذر کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: جو میری اطاعت کرے اس نے خدا کی اطاعت کی اور جو تیری اطاعت کرے اس نے میری اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کرے اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جو تیری نافرمانی کرے اس نے میری نافرمانی کی۔(۲)

---

(۱)مجمع الزوائد ج۹ ص۱۰۰ تاریخ الخلفاء ص۴۶

(۲)مناقب شهر آشوب ج۳ ص۲۰۳ بحار ج ۸ ص ۲۶۳

الحدیث الرابع عشر (۱۴)

عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَ صَدَّقَنِیْ بِوَلَایَةِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ، رَافَقَنَا جَمِیْعًا فِی الْجَنَّةِ [فَ] مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِیْ، وَ مَنْ تَوَلَّانِیْ فَقَدْ تَوَلَّی اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِیْ، وَ مَنْ أَحَبَّنِیْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

عمار ابن یاسر کہتے ہیں کہ پیغمبر نے فرمایا: جو علیؑ کی ولایت کے ساتھ مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے تو وہ ہم سب کا جنت میں ساتھی اور رفیق ہوگا،

جو علیؑ سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے،

اور جس کے دل میں علیؑ کی محبت ہے گویا اس کے دل میں میری محبت ہے اور جس کے دل میں میری محبت ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے۔ (۱)

(۱) مفتاح الجناص ۶۰ کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۰۹

الحدیث الخامس عشر (۱۵)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاجٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَاَطَالَ نَجْوَاهُ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ لِلْاٰخِرَةِ لَقَدْ اَطَالَ نَجْوَاهُ [فِی] اِبْنِ عَمِّهٖ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ : مَا اَنَا نَاجِیْتُهٗ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ نَاجَاهُ .

جابر کہتے ہیں کہ طائف میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے کافی دیر تک راز کی باتیں کیں ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ حضور نے اپنے چچا کے بیٹے سے راز کی باتیں کیں ہیں جب یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا:

میں نے علیؑ سے راز کی باتیں نہیں کیں۔ بلکہ اللہ نے علیؑ سے راز کی باتیں کیں ہیں۔(۱)

(۱) ترمذی ج ۵ ص ۶۳۹ اسد الغابہ ج ۴ ص ۲۷

الحدیث السادس عشر (۱۶)

عَنْ عِمْرَانِ بْنِ الْحَصِيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ، أُدْعُوْا لِيْ عَلِيًّا قَالَ: فَدُعِيَ عَلِيٌّ وَ هُوَ أَرْمَدُ، فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهِ فَبَرَأَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ.

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں پرچم اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے۔

(پھر دوسرے دن) فرمایا: علیؑ کو بلاؤ

علیؑ کو بلایا گیا جو آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا۔ علیؑ فوراً صحت یاب ہو گئے پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم علیؑ کو دیا، اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے ہاتھ فتح دی۔ (۱)

(۱) احقاق الحق ج ۵ ص ۳۶۸

الحدیث السابع عشر (۱۷)

عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیْ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ الْحَقَّ مَعَ عَلِیٍّ، وَ لٰکِنْ مَالَتِ الدُّنْیَا بِأَهْلِهَا .

وَ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ : یَا عَلِیُّ! أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَكَ، لَا یُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَ لَا یُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ وَ إِنَّا لَنُحِبُّهُ، وَ لٰکِنَّ الدُّنْیَا تَغُرُّ بِأَهْلِهَا .

ابوموسیٰ اشعری کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے لیکن دنیا اپنے چاہنے والوں کو لے گئی۔ تحقیق میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے "اے علیؑ! تو حق کے ساتھ ہے اور میرے بعد حق تیرے ساتھ ہے تجھ سے فقط مومن محبت رکھے گا اور تجھ سے دشمنی فقط منافق رکھے گا"

(پھر ابوموسیٰ اشعری کہتا ہے) ہم علیؑ سے محبت رکھتے ہیں لیکن دنیا اپنے اہل کو دھوکہ دیتی ہے۔(۱)

(۱) کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۴۷ بحار ج ۳۸ ص ۳۴

الحدیث السابع عشر (۱۸)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ فِی السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ أَرْبَعَ مَائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ.

وَ فِی السَّمَآءِ الْخَامِسَةِ ثَلَاثَ مِائَةَ أَلْفِ مَلَكٍ.

وَ خَلَقَ فِی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ مِائَتَیْ أَلْفِ مَلَكٍ.

وَ خَلَقَ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ مَلَكًا رَأْسُهٗ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ رِجْلَاهُ تَحْتَ الثَّرٰی، وَ مَلَآئِكَةَ أُخَرَ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ وَ لَا شَرَابٌ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَ عَلٰی أَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ، وَ الْإِسْتِغْفَارُ لِمُحِبِّیْهِ وَ شِیْعَتِهٖ وَ مَوَالِیْهِ.

ابوہریرہ راوی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چوتھے آسمان پر چار لاکھ فرشتے پیدا کئے ہیں اور پانچویں آسمان پر تین لاکھ اور چھٹے آسمان پر دو لاکھ فرشتے اور ساتویں آسمان پر ایک فرشتے کو پیدا کیا ہے جس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں تحت الثریٰ کے نیچے ہیں اور کچھ دوسرے ملائکہ ہیں جن کا نہ کھانا ہے نہ پینا سوائے اس کے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر صلوات بھیجتے ہیں اور علی کے شیعوں اور محبوں اور موالیوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔(۱)

(۱) مناقب ابن شاذان غایۃ المرام ص۵۸۷

الحدیث التاسع عشر (۱۹)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ: حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ حَسَنَةٌ لَّا تَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَ بُغْضُهُ سَيِّئَةٌ لَّا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ.

معاذ ابن جبل کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ علیؑ کی محبت ایک ایسی نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان نہیں دیتی اور علیؑ کا بغض ایک ایسی برائی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔(۱)

الحدیث العشرون (۲۰)

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: مَا تَقُوْلُ يَا حَسَنُ فِيْ أَبِيْ تُرَابٍ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ؟

(۱) فردوس الاخبار مودة القربی ص ۶۴

قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فِیْ أَیِّ حَالَاتِهِ؟

قَالَ : أَمِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ أَمِنَ اَهْلِ النَّارِ؟

قَالَ : قُلْتُ : مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَأَعْرِفُ أَهْلَهَا وَ لَا دَخَلْتُ النَّارَ فَأَعْرِفُ أَهْلَهَا وَ إِنِّیْ لَأَرْجُوْ أَنْ یَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، لِأَنَّهُ أَوَّلُ النَّاسِ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ إِیْمَانًا، وَ أَبُو الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ، وَ زَوْجِ فَاطِمَةَ، وَ بَلَاؤُهُ فِی الْاِسْلَامِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ نَصْرِهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، وَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ مِنَ الْاٰیِ بَیِّنٌ.

قَالَ : [وَیْحَكَ] إِنَّهُ قَتَلَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْجَمَلِ وَ یَوْمَ صِفِّیْنَ و قد قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا﴾(۱)

ثُمَّ قَالَ : هُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ.

وَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَالِسًا فَقَامَ أَنَسُ مُغْضِبًا، فَقَالَ : یَا حَجَّاجُ أَلْجَائَتَنِیْ وَ أَغْضَبْتَنِیْ، أَشْهَدُ أَنِّیْ قَائِمٌ عَلٰی رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ قَدْ مَكَثَ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ لَمْ یَطْعَمْ

(۱)سورة النساء ۹۳

إِذْ أَتَاهُ جِبْرَئِيلُ عليه السلام بِطَيْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ عَلٰى خُبْزَةٍ بَيْضَاءَ فَخَرَجَ مِنْهَا الدُّخَانُ، فَقَالَ :

يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يَقْرَئُكَ السَّلَامَ، وَ هٰذِهٖ تُحْفَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِحَالِ جُوْعِكَ، فَكُلْهَا. فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَالَ :

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِىْ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا الطَّائِرِ.

إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِىْ طَالِبٍ، فَضَرَبَ الْبَابَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ،

فَقَالَ لِىْ : اِسْتَأْذِنْ لِىْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَشْغُوْلٌ عَنْكَ.

فَجَاءَ ثَانِيًا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدْعُوْ وَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ ائْتِنِىْ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ. فَقُلْتُ : رَسُوْلُ اللّٰهِ مَشْغُوْلٌ عَنْكَ.

فَجَاءَ ثَالِثًا وَ رَفَعَ صَوْتَهٗ، فَقَالَ : جِئْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ أَنْتَ تَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَشْغُوْلٌ عَنْكَ وَ لَا تَأْذَنُ لِىْ.

فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَوْتَهٗ، فَقَالَ : يَا أَنَسُ مَنْ هٰذَا؟

فَقُلْتُ : هٰذَا عَلِيٌّ.

فَقَالَ : أَدْخِلْهُ . فَلَمَّا دَخَلَ نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ :

[اَللّٰهُمَّ] وَ إِلَيَّ . حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا .

ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ أَيْنَ كُنْتَ؟ فَأَنِّيْ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَنِيْ بِأَحَبِّ خَلْقِهٖ إِلَيْهِ يَأْكُلُ مَعِيْ مِنْ هٰذَا الطَّائِرِ .

قَالَ : قَدْ جِئْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَحَجَبَنِيْ أَنَسُ .

قَالَ : يَا أَنَسُ لِمَ حَجَبْتَ عَلِيًّا؟

قَالَ : لَمْ أَحْجِبْهُ لِهَوَانِ عَلِيٍّ، وَ لٰكِنِّيْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُوْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذْهَبَ بِصَوْتِهَا وَ شَرَفِهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَا أَنْتَ بِأَوَّلِ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمَهٗ .

فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ : أَنْتَ رَجُلٌ قَدْ خَرِفْتَ وَ ذَهَبَ عَقْلُكَ وَ لَئِنْ ضَرَبْتُكَ عَلٰى مَا سَبَقَ مِنْكَ قَالَ النَّاسُ ضَرَبَ خَادِمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَ لٰكِنْ أُخْرُجْ عَنِّيْ، وَ إِيَّاكَ أَنْ تُحَدِّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ

[بَعْدِ] يَوْمِكَ هٰذَا .

فَقَالَ أَنَسُ : وَاللّٰهِ لَأُحَدِّثَنَّ مَا دُمْتُ حَيًّا ، وَ مَا كَتَمْتُهُ ،

فَإِنِّيْ قَدْ شَهِدْتُ وَ رَأَيْتُهُ .

فَقَالَ الْحَجَّاجُ : أَخْرِجُوْهُ عَنِّيْ ، فَإِنَّهُ [شَيْخٌ] قَدْ خَرِفَ .

حسن بصری کہتے ہیں کہ میں حجاج کے پاس گیا تو حجاج نے کہا: اے حسن! تو ابو تراب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

میں نے پوچھا: اس کی کونسی حالت کے بارے میں؟

حجاج نے کہا: میری مراد یہ ہے کہ کیا علیؑ اہل جنت میں سے ہیں یا اہل نار میں سے؟

حسن بصری نے جواب دیا: میں ابھی تک جنت میں نہیں گیا تا کہ اہل جنت کو پہچان سکوں اور نہ جہنم میں گیا ہوں تا کہ اہل جہنم کو پہچان سکوں لیکن

مجھے امید ہے کہ علیؑ اہل جنت میں سے ہیں کیونکہ تمام لوگوں میں وہ سب سے پہلے وہ اللہ اور رسول پر ایمان رکھنے والے ہیں اور حسن و حسین علیہما السلام کے باپ، فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے شوہر ہیں

اس کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آزمائش اور مصیبتیں برداشت کرنا،

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنا،

اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کے بارے میں آیات نازل فرمائی ہیں وہ واضح ہیں۔

حجاج نے کہا: تجھ پر افسوس ہے علیؑ نے جنگ جمل اور صفین میں مسلمانوں کو قتل کیا حالانکہ خدا فرماتا ہے "اور جو شخص کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم

ہے کہ جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہے گا اور خدا اس پر غضب نازل کرتا ہے اور اسے اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے اور اس کے لئے اس نے عذاب عظیم مہیا کر رکھا ہے۔'' یعنی جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

پھر حجاج نے کہا: (نعوذ باللہ۔ نقل کفر کفر نباشد خاک بدہن قائل معاذ اللہ) وہ اہل نار میں سے ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم انس بن مالکؓ وہاں بیٹھے تھے پس وہ غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور کہا: اے حجاج! تو نے مجھے مجبور کر دیا اور (حضرت علیؑ کے خلاف بول کر) مجھے غضبناک کیا۔

پھر انسؓ نے کہا: میں گواہ ہوں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھا حضرت نے تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا اتنے میں جبرائیلؑ جنت سے ایک بھنا ہوا پرندہ سفید رنگ کی روٹی پر رکھ کر لے آئے جس سے (تازہ ہونے کی وجہ سے) دھواں نکل رہا تھا۔ پس جبرائیلؑ نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی بھوک مٹانے کے لئے ہے پس آپ کھائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے کی طرف دیکھا پھر سر کو بلند کیا اور فرمایا: خدایا! اپنی مخلوقات میں سے سب سے زیادہ اپنے محبوب بندے کو بھیج دے جو (میرے ساتھ) اس سے کھائے۔

(انسؓ کہتے ہیں:) اچانک علی آئے، دروازہ کھٹکھٹایا، میں علیؑ کی طرف گیا، علیؑ نے کہا: میرے اندر آنے کی پیغمبر سے اجازت لو۔

(انسؓ کہتے ہیں:) میں نے کہا: پیغمبر فارغ نہیں ہیں۔

علیؑ دوسری مرتبہ آئے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا مانگ رہے تھے اور کہہ رہے تھے بارِ الٰہا! ایسا شخص بھیج جو تجھے سب سے زیادہ پیارا ہو میں نے علیؑ سے کہا: پیغمبر مشغول ہیں۔

پس علیؑ تیسری مرتبہ آئے اور بلند آواز سے کہا: میں تین مرتبہ آیا ہوں اور تم ہر مرتبہ کہتے ہو پیغمبرؐ فارغ نہیں، میرے لئے اذن نہیں لیتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی آواز سن لی

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! یہ کون ہے؟

میں نے کہا: یہ علیؑ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کو اندر لے آؤ جب علی اندر آئے تو پیغمبرؐ نے علیؑ کی طرف دیکھا پھر فرمایا میری طرف آؤ (اور یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا)۔

پھر فرمایا: یا علیؑ تم کہاں تھے جبکہ میں نے تین مرتبہ خدا سے دعا مانگی کہ اپنا سب سے پیارا محبوب میرے پاس بھیج جو میرے ساتھ اس کھانے میں شریک ہو۔

علیؑ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں تین مرتبہ آیا لیکن انسؓ نے مجھے روکا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! تو نے کیوں علی علیہ السلام کو روکا؟

میں نے کہا: اس وجہ سے نہیں روکا کہ علیؑ کی شخصیت میرے لئے کم تھی بلکہ میں چاہتا تھا کہ انصار میں سے کوئی مرد آئے تا کہ یہ سعادت وشرف قیامت تک ہم انصار کے ساتھ رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پہلے شخص نہیں جو اپنی قوم سے محبت کرتا ہے۔

حجاج نے انس سے کہا: تو خرافات بکتا ہے اور تیری عقل ختم ہوگئی ہے اگر میں تجھے ماروں اگرچہ تیری گذشتہ خدمات بھی ہیں تو لوگ کہیں گے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم کو مارا ہے لیکن یہاں سے چلا جا اور کسی کو یہ حدیث بیان نہ کرنا۔

انسؓ نے کہا: خدا کی قسم! جب تک زندہ ہوں اس حدیث کو بیان کرتا رہوں گا اور

چھپاؤں گا نہیں۔ میں نے خود مشاہدہ کیا ہے اور خود دیکھا ہے۔

حجاج نے کہا: اس کو میری محفل سے نکال دو یہ بوڑھا ہے جو خرافات بکتا ہے۔(۱)

الحدیث الحادی و العشرون (۲۱)

عَنْ اَبِیْ أَمَامَةَ الْبَاهِلِیْ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِیّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ:

أَبْشِرْ یَا عَلِیُّ فَقَدْ سَأَلْتُ رَبِّیْ فِیْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِیْ ثَلَاثًا، وَ مَنَعَنِیْ وَاحِدَةً.

فَقَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ: وَ مَا الثَّلَاثُ؟ وَ مَا الْوَاحِدَةُ؟

فَقَالَ: سَأَلْتُ رَبِّیْ أَنْ یُعَاوِنَنِیْ بِعَلِیّ عَلٰی مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِیْ.

وَ سَأَلْتُهُ أَنْ یَبْرِیْءَ ذِمَّتِیْ، وَ یُنجِزَ عِدَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَأَعْطَانِیْ.

(۱) بحار الانوار، احقاق الحق

وَ سَأَلْتُهُ أَنْ تَجْتَمِعَ عَلَيْهِ أُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ، فَأَبىٰ عَلَيَّ رَبِّيْ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ وَ هُوَ بِهِمْ مُبْتَلٰى، وَ هُمْ بِهِ مُبْتَلُوْنَ مَعَ أَنِّيْ لَا أُنَقِّصُهُ مِمَّا أَدَّخِرُ لَهُ عِنْدِيْ شَيْئًا ۔

ابوامام باہلی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! تمہیں خوش خبری ہو کہ میں نے تمہارے بارے میں خدا سے چار چیزوں کا سوال کیا خدا نے تمہیں تین دی ہیں اور ایک روک لی۔

حذیفہ ابن یمان نے پوچھا: وہ تین کون سی ہیں (جو قبول ہوئیں) اور ایک چیز (جو روک لی گئی) کونسی ہے؟

حضور نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے (پہلا) سوال کیا کہ جنت کی چابی اُٹھانے کے لئے میرا علیؑ کے ذریعے تعاون فرما، خدا نے یہ چیز مجھے عطا فرمائی ہے،

فرمایا: (دوسرا) سوال میں نے خدا سے یہ کیا ہے کہ علیؑ میرے بعد میری ذمہ داریاں پوری کرے اور میرے وعدوں کو پورا کرے خدا نے مجھے عطا،

فرمایا: میں نے (تیسرا) سوال کیا کہ میرے بعد علیؑ پر میری ساری امت جمع ہو جائے خدا نے اس سے انکار کر دیا اور خدا نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے لوگوں کے ذریعے میں علیؑ کا امتحان لوں گا اور علیؑ کے ذریعے میں امت کا امتحان لوں گا ساتھ یہ بھی ہے کہ علیؑ کے لئے جو اجر و ثواب میں نے ذخیرہ کر رکھا ہے اس سے کم نہ کروں گا۔(۱)

(۱)سیر اعلام النبلاء ج۱۷ ص۲۴۵

الحدیث الثانی و العشرون (۲۲)

عَنْ أَبِیْ لَیْلٰی اَلْاَنْصَارِیْ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلصِّدِّیْقُوْنَ ثَلَاثَۃٌ.

حَبِیْبُ النَّجَّارِ، مُؤْمِنُ اٰلِ یٰسِیْن ﴿قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّ ھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾﴾

وَ حِزْقِیْلُ مُؤْمِنُ اٰلِ فِرْعَوْنَ، قَالَ﴿اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ﴾(۲)

وَ الثَّالِثُ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ، وَ ھُوَ أَفْضَلُھُمْ.

ابولیلیٰ انصاری کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدیق تین ہیں:

پہلا صدیق حبیب نجار؛ قرآن جس کے بارے میں کہتا ہے کہ حبیب نے کہا: "قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّ ھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾" (سورہ

(۱) سورہ یٰسین ... ۱۹، ۲۰

(۲) سورہ غافر ۲۸

یٰسین... ۲۰،۲۱) کہا اے میری قوم ان رسولوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے ان کی پیروی کرو حالانکہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

دوسرا صدیق حزقیل؛ مومن آل فرعون جس نے کہا: "اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ" (سورهٔ مومن.....۲۸) کیا تم ایسے مرد کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

تیسرا صدیق؛ علی علیہ السلام جو ان سب سے افضل ہے۔(۱)

الحديث الثالث و العشرون (۲۳)

شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ النَّخْعِي الْقَاضِیُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْأَعْمَشِ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوْحَنِيْفَةُ وَ ابْنُ أَبِیْ لَيْلٰی فَالْتَفَتَ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَ كَانَ أَكْبَرُهُمْ وَ قَالَ لَهٗ:

يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِتَّقِ اللّٰهَ فَإِنَّكَ فِیْ اَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْاٰخِرَةِ، وَ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، وَ قَدْ كُنْتَ تُحَدِّثُ فِیْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ بِأَحَادِيْثَ لَوْ أَمْسَكْتَ عَنْهَا لَكَانَ خَيْرًا لَكَ.

قَالَ: فَقَالَ الْأَعْمَشُ: لِمِثْلِیْ يُقَالُ هٰذَا؟ أَسْنِدُوْنِیْ

---

(۱) در منثور ج۵ ص۲۶۲

أَسْنِدُونِي .

حَدَّثَنِي أَبُوالْمُتَوَكِّلُ النَّاجِيُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخِدْرِيْ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِيْ وَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ : أَدْخَلَا النَّارَ مَنْ أَبْغَضَكُمَا، وَ أَدْخِلَا الْجَنَّةَ مَنْ أَحَبَّكُمَا، وَ ذٰلِكَ قَوْلُه تَعَالٰى : ﴿أَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ﴾(۱)

قَالَ : فَقَامَ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَ قَالَ : قُوْمُوْا، لَا يَجِيْءُ بِمَا هُوَ أَطَمَّ مِنْ هٰذَا .

قَالَ : فَوَاللّٰهِ مَا جُزْنَا بَابَهٗ حَتّٰى مَاتَ الْأَعْمَشُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .

شریک ابن عبداللہ نخعی قاجی کہتا ہے کہ ہم اعمش کی بیماری کے وقت اعمش کے پاس تھے جس بیماری میں وہ فوت ہوئے تو ابوحنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ آئے، ابوحنیفہ ان میں بڑا تھا اس نے اعمش کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابومحمد! اللہ سے ڈر تو آخرت کے پہلے دن میں اور دنیا کے آخری دن میں ہے اور تحقیق تو علیؑ کے بارے میں حدیثیں بیان کرتا رہا ہے اگر تو یہ کام چھوڑ دے تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔

(۱) سورہ ق ۲۴

اعمش نے کہا: کیا میرے جیسے شخص کو یہ بات کہی جا رہی ہے مجھے سہارا دو، مجھے سہارا دو، پھر اعمش اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھے ابوالمتوکل ناجی نے ابوسعید خدری سے نقل کرتے ہوئے بتایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا جو تم دونوں سے محبت رکھتا ہے اس کو جنت میں داخل کردو اور جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے اس کو جہنم کی آگ میں داخل کردو۔ یہی اللہ کا قول ہے: (روزِ قیامت خدا حکم دے گا) جہنم میں ڈال دو ہر کافر، متکبر اور ہٹ دھرم کو۔" (سورۂ ق ..... ۴۴) یعنی تم دونوں بہت کفر کرنے والے اور عناد رکھنے والے کو جہنم میں داخل کردو۔

راوی کہتا ہے کہ ابوحنیفہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا چلو اس سے زیادہ عظیم بات نہ ہوگی۔

راوی کہتا ہے کہ ہم ابھی اس کے دروازے سے نکلنے نہ پائے تھے کہ اعمش نے وفات پائی۔(۱)

الحدیث الرابع والعشرون (۲۴)

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

بَيْنَا أَنَا أُوَضِّئُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ: أُرِيْدُ أَنْ أَعُوْدَ فَاطِمَةَ فَقَامَ وَ تَوَكَّا عَلَيَّ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا، قَالَ

(۱) برھان ج ۴ ص ۲۲۵ بشارة المصطفیٰ ص ۵۹

لَهَا : كَيْفَ أَنْتَ بُنَيَّةَ؟

قَالَتْ : طَالَ سُقْمِيْ وَ اشْتَدَّتْ فَاقَتِيْ.

فَقَالَ : أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّ زَوْجَكِ أَقْدَمُ أُمَّتِيْ سِلْمًا وَ أَحْكَمُهُمْ عِلْمًا.

معقل ابن یسار کہتا ہے کہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرا رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی عیادت کروں۔ پس حضرت کھڑے ہوئے اور میرا سہارا لیا اور جب اپنی بیٹی کے گھر پہنچے تو فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! تمہارا حال کیسا ہے؟

(جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا) عرض کرتی ہیں کہ میری بیماری طولانی ہوگئی اور فاقہ شدت اختیار کر گیا ہے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا شوہر اسلام میں میری امت میں سب سے زیادہ مقدم اور علم میں ساری امت سے زیادہ محکم ہے۔(۱)

الحديث الخامس والعشرون (۲۵)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ

(۱)احقاق الحق ج۴ ص ۱۵۰

اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

عَلِیٌّ طَاعَتَہٗ طَاعَتِیْ، وَ مَعْصِیَتَہٗ مَعْصِیَتِیْ .

حذیفہ ابن یمان راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور علیؑ کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔(۱)

الحدیث السادس والعشرون(۲۶)

عَنْ اِسْحَاقِ بْنِ کَعْبِ بْنِ عِجْعَرَۃَ، عَنْ أَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، قَالَ : : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :لَا تَسُبُّوْا عَلِیًّا فَإِنَّہ مَمْسُوْسٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی .

اسحاق ابن کعب ابن عجرہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کو ناسزا نہ کہو کیونکہ علیؑ "ممسوس فی ذات اللّٰہ"۔

ممسوس فی ذات اللّٰہ کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رضا اور قرب کے لئے وہ اذیت اور تکلیف کا سامنا کرتے ہیں۔ یا

پھر یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے خون اور گوشت میں مخلوط ہو چکی ہے۔(۲)

(۱)فرائد السمطین ج ۱ ص ۱۷۹ غایۃ المرام ص ۲۰۶

(۲)حلیلۃ الاولیاء ج ص ۶۸ بحار ج ۳۹ ص ۳۱۳

الحدیث السابع والعشرون (۲۷)

عَنْ سَلْمَةِ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَبَا بَکْرَ بِرَایَتِہٖ اِلٰی حُصُوْنِ خَیْبَرِ، فَقَاتَلَ فَرَجَعَ وَ لَمْ یَکُنْ فَتَحَ وَ قَدْ جَھَدَ، ثُمَّ بَعَثَ عُمَرَ الْغَدَ، فَقَاتَلَ فَرَجَعَ وَ لَمْ یَکُنْ فَتَحَ وَ قَدْ جَھَدَ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَأُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہُ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ، کَرَّارًا لَیْسَ بِفَرَّارٍ.

قَالَ سَلْمَۃُ: فَدَعَا بِعَلِیٍّ علیہ السلام وَ ھُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِیْ عَیْنِہٖ،
فَقَالَ: ھٰذِہِ الرَّایَۃَ إِمْضِ بِھَا حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْکَ.
قَالَ سَلْمَۃُ: فَخَرَجَ بِھَا وَاللّٰہِ یُھَرْوِلُ ھَرْوَلَۃً وَ أَنَا خَلْفَہٗ أَتَّبِعُ أَثْرَہٗ حَتّٰی رَکَزَ رَأْیَتَہٗ فِیْ رَضْخٍ مِّنَ الْحِجَارَۃِ تَحْتَ الْحِصْنِ.
وَ إِطَّلَعَ عَلَیْہِ یَھُوْدِیٌّ مِنْ رَأْسِ الْحِصْنِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟
قَالَ: عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ.

قَالَ الْيَهُوْدِيْ : غُلِبْتُمْ وَ مَا اُنْزِلَ مُوْسٰى عليه السلام، أَوْ كَمَا .

قَالَ : فَمَا رَجَعَ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ .

سلمیٰ ابن اکوع کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو جھنڈا دے کر خیبر کے قلعوں کی طرف بھیجا۔ پس اس نے جنگ کی اور پلٹ آیا کوشش کے باوجود فتح حاصل نہ کر سکا۔

دوسرے دن عمر کو بھیجا اس نے بھی جنگ کی اور واپس آ گیا باوجود کوشش کے فتح حاصل نہ کر سکا تو نبی مکرم اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کل یہ جھنڈا اس کو دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہوگا، اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا، وہ مڑ مڑ کر حملہ کرنے والا ہوگا، فرار کرنے والا نہ ہوگا۔

سلمہ کہتا ہے پیغمبر نے علیؑ کو بلایا، علیؑ کی آنکھوں میں تکلیف تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ پھر فرمایا: یہ جھنڈا لے جاؤ تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر فتح دے۔

سلمہ کہتے ہیں: علیؑ پرچم لے کر نکلے، علیؑ تیزی کے ساتھ چل رہے تھے، میں علیؑ کے پیچھے پیچھے تھا حتیٰ کہ حضرت نے علم کو قلعہ کے نیچے پتھروں میں گاڑ دیا۔

قلعہ کے اوپر سے یہودی نے سر نکال کر کہا: تو کون ہے؟

حضرت نے فرمایا: میں علی ابن ابی طالبؑ ہوں۔

تو یہودی نے کہا: جو کچھ موسیٰ علیہ السلام اور تم پر نازل ہوا، اُس کی قسم تم غالب آ گئے۔

سلمہ کہتے ہیں: علیؑ اس وقت تک نہ پلٹے جب تک خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح نہ دے دی۔ (۱)

(۱) احقاق الحق ج ۵ ص ۳۴۸

الحدیث الثامن و العشرون (۲۸)

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلٰی أَبِیْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِیْ، فَقَالَ لَهٗ وَ أَنَا أَسْمَعُ: یَا أَبَا بَرْزَةَ إِنَّ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ بِهٰذَا فَقَالَ:

عَلِیٌّ رَایَةُ الْهُدٰی، وَ مَنَارُ الْاِیْمَانِ، وَ إِمَامُ أَوْلِیَائِیْ، وَ نُوْرُ جَمِیْعِ مَنْ أَطَاعَنِیْ.

یَا أَبَابَرْزَةَ! عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ مَعِیْ غَدًا فِی الْقِیَامَةِ عَلٰی حَوْضِیْ، وَ صَاحِبُ لِوَائِیْ وَ یُعِیْنُنِیْ غَدًا فِی الْقِیَامَةِ عَلٰی مَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ جَنَّةِ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ.

انسؓ بن مالک کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ابو برزہ اسلمی کے پاس بھیجا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا؛ جبکہ میں سن رہا تھا: اے ابو برزہؓ خدا نے علیؑ کے بارے میں مجھے یہ وصیت کی ہے کہ علیؑ ہدایت کا پرچم ایمان کا مینار، اللہ کے اولیاء کا امام اور خدا کی اطاعت کرنے والے تمام لوگوں کا نور ہے

اے ابو برزہ! کل قیامت کو علیؑ میرے حوض پر میرے ساتھ ہوگا، میرا جھنڈا اٹھانے والا

ہوگا اور کل قیامت کے دن میرے رب کی جنت کے خزانوں کی چابیاں اٹھانے میں میرا معاون ہوگا۔(۱)

الحدیث التاسع والعشرون (۲۹)

عَبْدُاللّٰهِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ إِلَى السَّمَآءِ نَاجَيْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ، فَأَوْحٰى إِلَيَّ، أَوْ أَمَرَنِيْ -شَكَّ جَعْفَرُ- فِيْ عَلِيٍّ علیہ السلام: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ وَ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ.

عبداللہ ابن اسعد ابن زرارہ نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات خدا نے مجھے معراج کرائی، میں نے خدا سے بات کی، خدا نے مجھے علیؑ کے بارے میں فرمایا: تحقیق علیؑ تمام مسلمانوں کا سید و سردار ہے، متقین کا ولی ہے، سفید چہرے والوں کا قائد ہے۔(۲)

(۱) حلیلة الاولیاء ج ۱ ص ۶۶. تاریخ بغداد ج ۱۴ ص ۹۸

(۲) مناقب ابن مغازلی ص ۱۰۵. ریاض النضرہ ج ۲ ص ۱۷۷)

الحدیث الثلاثون (۳۰)

عَنْ عَلْقَمَةِ بْنِ قَيْسٍ وَ الْأَسْوَدُ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا : أَتَيْنَا أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا :

يَا أَبَا أَيُّوْبُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَكْرَمَكَ بِنَبِيِّهِ إِذْ أَوْحٰى إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَنَزَلَتْ عَلٰى بَابِكَ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضَيْفًا لَكَ، فَضِيْلَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَضَّلَكَ بِهَا فَأَخْبِرْنَا عَنْ مَوَدَّتِكَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ؟

قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبُ : فَأَنِّیْ أُقْسِمُ لَكُمَا بِالَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَعِیْ فِیْ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِیْ أَنْتُمَا فِيْهِ وَ مَا فِی الْبَيْتِ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَ عَلِیٌّ جَالِسٌ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ أَنَا جَالِسٌ عَنْ يَسَارِهِ، وَ أَنَسُ بْنِ مَالِكٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذْ تَحَرَّكَ الْبَابُ .

فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : يَا أَنَسُ أُنْظُرْ مَنْ فِی الْبَابِ .

فَخَرَجَ أَنَسُ فَنَظَرَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هٰذَا عَمَّارٌ .

قَالَ اِفْتَحِ الْبَابَ لِعَمَّارِ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ .

فَفَتَحَ أَنَسُ الْبَابَ فَدَخَلَ عَمَّارُ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَرَحَّبَ بِهٖ، ثُمَّ قَالَ :

يَا عَمَّارُ! إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ فِيْ أُمَّتِيْ هَنَاتٌ حَتّٰى يَخْتَلِفُ السَّيْفُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَ حَتّٰى يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ حَتّٰى يَبْرَءُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ . فَإِذَا رَأَيْتَ ذٰلِكَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الْأَصْلَعِ عَنْ يَمِيْنِيْ، يَعْنِيْ عَلِيَّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام فَإِنَّ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا [وَ سَلَكَ عَلِيٌّ، وَادِيًا] فَاسْلُكْ وَادِيَّ عَلِيٍّ وَ خَلِّ عَنِ النَّاسِ .

يَا عَمَّارُ! إِنَّ عَلِيًّا لَا يَرُدُّكَ عَنْ هُدٰى، وَ لَا يَدُلُّكَ عَلٰى رَدٰى .

يَا عَمَّارُ! طَاعَةُ عَلِيٍّ طَاعَتِيْ، وَ طَاعَتِيْ طَاعَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .

علقمہ ابن قیس اور اسود ابن یزید کہتے ہیں کہ ہم ابوایوب انصاری کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوایوبؓ خدا نے تجھے یہ عزت عطا فرمائی ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر کی سواری کو حکم دیا کہ وہ تیرے دروازے پر بیٹھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مہمان تھے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضیلت ہے جس سے خدا نے تجھے نوازا ہے پس آپ علیؑ کی مودّت جو آپ کے دل میں ہے اس کی ہمیں

الحدیث الثلاثون (۳۰)

عَنْ عَلْقَمَةِ بْنِ قَيْسٍ وَ الْأَسْوَدُ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا : أَتَيْنَا أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِىْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا :

يَا أَبَا أَيُّوْبُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَكْرَمَكَ بِنَبِيِّهِ إِذْ أَوْحٰى إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَنَزَلَتْ عَلٰى بَابِكَ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضَيْفًا لَكَ، فَضِيْلَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَضَّلَكَ بِهَا فَأَخْبِرْنَا عَنْ مَوَدَّتِكَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِىْ طَالِبٍ؟

قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبُ : فَأَنِّىْ أُقْسِمُ لَكُمَا بِالَّذِىْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَعِىْ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِىْ أَنْتُمَا فِيْهِ وَ مَا فِى الْبَيْتِ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَ عَلِيٌّ جَالِسٌ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ أَنَا جَالِسٌ عَنْ يَسَارِهِ، وَ أَنَسُ بْنِ مَالِكٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذْ تَحَرَّكَ الْبَابُ.

فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : يَا أَنَسُ أُنْظُرْ مَنْ فِى الْبَابِ.

فَخَرَجَ أَنَسُ فَنَظَرَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هٰذَا عَمَّارٌ.

قَالَ اِفْتَحِ الْبَابَ لِعَمَّارِ الطَّيِّبِ الْمُطَيِّبِ .

فَفَتَحَ أَنَسُ الْبَابَ فَدَخَلَ عَمَّارُ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَرَحَّبَ بِهٖ، ثُمَّ قَالَ :

يَا عَمَّارُ! إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِىْ فِىْ أُمَّتِىْ هَنَاتٌ حَتّٰى يَخْتَلِفُ السَّيْفُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَ حَتّٰى يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ حَتّٰى يَبْرَءُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ . فَإِذَا رَأَيْتَ ذٰلِكَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الْأَصْلَعِ عَنْ يَمِيْنِىْ، يَعْنِىْ عَلِىُّ بْنُ أَبِىْ طَالِبٍ علیہ السلام فَإِنَّ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا [وَ سَلَكَ عَلِىٌّ، وَادِيًا] فَاسْلُكْ وَادِىُّ عَلِىٍّ وَ خَلِّ عَنِ النَّاسِ .

يَا عَمَّارُ! إِنَّ عَلِيًّا لَا يَرُدُّكَ عَنْ هُدٰى، وَ لَا يَدُلُّكَ عَلٰى رَدٰى .

يَا عَمَّارُ! طَاعَةُ عَلِىٍّ طَاعَتِىْ، وَ طَاعَتِىْ طَاعَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

علقمہ ابن قیس اور اسود ابن یزید کہتے ہیں کہ ہم ابوایوب انصاری کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوایوبؓ خدا نے تجھے یہ عزت عطا فرمائی ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر کی سواری کو حکم دیا کہ وہ تیرے دروازے پر بیٹھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مہمان تھے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضیلت ہے جس سے خدا نے تجھے نوازا ہے پس آپ علیؑ کی مودّت جو آپ کے دل میں ہے اس کی ہمیں

خبر دیں۔

ابوایوبؓ نے کہا: میں تمہارے سامنے اس کی قسم کھاتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ساتھ اس کمرہ میں تھے جہاں اب تم ہو حجرہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے علیؑ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بیٹھے تھے اور میں بائیں بیٹھا تھا اور انس بن مالکؓ سامنے کھڑا تھا کہ اچانک دروازے میں حرکت ہوئی، حضرت نے فرمایا: انسؓ دیکھ دروازے پر کون ہے؟

انس باہر نکلے دیکھ کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ عمارؓ ہے۔

فرمایا: پاک و پاکیزہ عمارؓ کے لئے دروازہ کھولو۔

اس نے دروازہ کھولا، عمارؓ داخل ہوئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو خوش آمدید کہا، پھر فرمایا: اے عمارؓ میرے بعد عنقریب میری امت میں شدائد اور بڑے عظیم امور ہوں گے، حتیٰ کہ تلواریں چلیں گی، یہاں تک کہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے جب تم ان حالات کو دیکھو تو میرے دائیں طرف بیٹھے ہوئے کا دامن پکڑے رہنا یعنی علی ابن ابی طالبؑ۔

اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں اور علیؑ دوسری وادی میں چلیں تو تم اسی وادی میں چلنا جس میں علیؑ ہوں اور باقی تمام لوگوں کو چھوڑ دینا۔

اے عمار! علیؑ تمہیں ہدایت سے نہیں ہٹائے گا اور ہلاکت کی راہ نہیں دکھائے گا۔

اے عمار! علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔(۱)

(۱)مناقب مرتضویہ ص ۲۰۲ ینابیع المودۃ ۲۵۰

الحدیث الحادی والثلاثون (۳۱)

عَنْ ثَوْبَانٍ رضی اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : شَھِدتُّ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ
وَ قَدْ أَقْبَلَ إِلَی النَّبِیِّ ... قَالَ جِبْرَئِیْلُ علیہ السلام ... :
یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھٰذَا عَلِیٌّ قَدْ جَآ...
الْھُدٰی، وَ قَائِدَ الْبَرَرَةِ وَ قَاتِلُ الْفَجَرَ...
وَالتَّوْحِیْدِ، النَّافِیْ عَنِ اللّٰہِ الْجَوْرَ.

یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! إِنَّ مَلَآئِکَةَ عَلِیٍّ یَفْتَخِرُوْنَ عَلٰی سَائِرِ الْمَلَائِکَةِ، لِأَنَّھُمْ مَا کَتَبُوْا عَلٰی عَلِیٍّ کِذْبًا، وَ أَقْبَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰی عَلِیٍّ [فَأَخْبَرَہٗ] بِمَقَالَةِ جِبْرَئِیْلَ.

فَقَالَ عَلِیٌّ : إِنْ شَآءَ اللّٰہُ أَنْ یُعَذِّبُنِیْ فَأَنَا عَبْدُہٗ، وَ إِنْ شَآءَ أَنْ یَرْحَمَنِیْ فَبِتَفَضُّلٍ مِنْہُ عَلَیَّ.

فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : قَالَ لِیْ جِبْرَئِیْلُ علیہ السلام : لَقَدْ آلٰی رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ عَلٰی نَفْسِہٖ أَنْ لَا یُعَذِّبَ عَلِیًّا بِالنَّارِ، وَ لَا شِیْعَتَہٗ، وَ لَا

أَحِبَّاءَهُ أَبَدًا .

قَالَ أَبُوْ رَبِيْعَةُ : مَعْنَى آلَى رَبُّنَا : حَلَفَ، وَ أَوْجَبَ .

ثوبان کہتے ہیں میں نے علیؑ کو دیکھا کہ پیغمبر کی طرف آرہے تھے جبرائیلؑ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے تھے۔ جبرائیل نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ جو علیؑ آرام سے چلتے ہوئے آرہے ہیں یہ:

ہدایت کے امام،
نیک لوگوں کے قائد،
فاجروں کے قتل کرنے والے،
اللہ کی توحید وعدل کے ساتھ کلام کرنے والے
اور خدا سے ظلم وجور کی نفی کرنے والے ہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علیؑ! کے اعمال لکھنے والے فرشتے باقی فرشتوں پر فخر کرتے ہیں کیونکہ کبھی انہوں نے علیؑ کا جھوٹ نہیں لکھا۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ طرف بڑھے اور جبرائیلؑ کی گفتگو کی علیؑ کو خبر دی۔

علیؑ نے فرمایا: اگر خدا مجھے عذاب دینا چاہے تو میں اس کا بندہ ہوں اور اگر رحم کرنا چاہے تو یہ اس کی طرف سے مجھ پر فضل ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیلؑ نے مجھے کہا ہے: ہمارے رب رحمٰن نے قسم کھائی ہے اور اپنے اوپر واجب قرار دیا ہے کہ وہ علیؑ، اس کے شیعوں کو اور محبوں کو آگ میں نہیں ڈالے گا۔

الحدیث الثانی والثلاثون (۳۲)

عَنْ بِهَزْ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حِيَدَةَ

قَالَ : قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِيّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام :

يَا عَلِيُّ! مَا كُنْتُ أُبَالِيْ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِيْ وَ هُوَ يُبْغِضُكَ،

مَاتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا .

قَالَ : مُحَمَّدُ الْحَارِثُ، قَالَ يَزِيْدِ بْنِ زَرِيْعٍ : قُلْتُ لِبَهْزِ بْنِ

حَكِيْمٍ : بِاللّٰهِ أَبُوْكَ حَدَّثَكَ عَنْ جَدِّكَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِهٰذَا

الْحَدِيْثِ؟

قَالَ : نَعَمْ ، وَ إِلَّا فَسَمَّرَ اللّٰهُ أُذُنَيْهِ بِمِسْمَارٍ مِنْ نَّارٍ .

معاویہ ابن جیدہ کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: علیؑ! مجھے کوئی پرواہ نہیں اس شخص کی جو میری امت میں سے تم سے دشمنی رکھے، وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔

محمد ابن حارث کہتا ہے: یزید ابن ذریع نے کہا کہ میں نے بہزاد بن حکیم سے پوچھا: تجھے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تیرے باپ نے تیرے دادا کی طرف سے یہ حدیث پیغمبر

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے؟

اس نے کہا: اگر یہ حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ ہو تو خدا میرے دادا کے کانوں میں آگ کی سیخ گزارے۔(۱)

الحدیث الثالث والثلاثون (۳۳)

عَنْ أَبِیْ لَیْلٰی الْغِفَارِیْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ: سَتَکُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ فِتْنَۃٌ، فَإِذَا کَانَ ذٰلِكَ فَالْزَمُوْا عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ، فَإِنَّہُ أَوَّلَ مَنْ یَرَانِیْ، وَ أَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَ ھُوَ الصِّدِّیْقُ الْأَکْبَرَ، وَ ھُوَ فَارُوْقُ ھٰذِہِ الْأُمَّۃِ، یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ، وَ ھُوَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَ الْمَالُ یَعْسُوْبُ الْمُنَافِقِیْنَ.

ابو لیلیٰ غفاری نقل کرتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے:

عنقریب میری اُمت میں ایک فتنہ کھڑا ہوگا جب ایسی حالت ہو تو علیؑ کا دامن نہ چھوڑنا کیونکہ

(۱) میزان الاعتدال ص۲۳۶ لسان المیزان ج۲ ص۹۰

قیامت میں سب سے پہلے مجھے دیکھنے والا اور مجھ سے مصافہ کرنے والا علیؑ ہوگا۔
علیؑ صدیق اکبر ہے،
اس امت کا فاروق ہے، جو حق و باطل کے درمیان جدائی ڈالتا ہے،
علیؑ مومنوں کا سردار اور بادشاہ ہے، مال و دولت منافقوں کا بادشاہ ہے۔(۱)

الحدیث الرابع والثلاثون (۳۴)

عَنْ أَبِي الْحَمْرَاء، قَالَ : قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :
لَمَّا أُسْرِيَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ نَظَرْتُ إِلٰى سَاقِ الْعَرْشِ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ :
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ، وَ نَصَرْتُهُ بِهٖ.

ابوالحمراء کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں نے عرش کے ستون پر لکھا ہوا دیکھا؛ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے علیؑ کے ذریعے پیغمبر کی تائید کی ہے اور علیؑ کے ذریعے پیغمبر کی مدد کی ہے۔(۲)

(۱)مناقب شهر آشوب ج ۳ ص ۹۱ ارج المطالب ص ۲۳
(۲)مناقب ابن مغازلی ص ۳۹ احقاق الحق ج ۶ ص ۱۳۹

الحدیث الخامس والثلاثون (۳۵)

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِيٍّ علیہ السلام:

يَا عَلِيُّ! قُلْ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ عَهْدًا وَ فِيْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَوَدَّةً، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ (۱)

براء ابن عازب کا بیان ہے؛ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! کہئے: اے اللہ! میرے لئے عہد قرار دے،

اور مومنوں کے دلوں میں میری محبت قرار دے۔

راوی کہتا ہے: خدا نے اسی وقت یہ آیت مجیدہ نازل فرمائی ''اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا'' (سورۂ مریم......۹۶) یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح انجام دیا عنقریب خدا ان کی مودت دلوں میں قرار دے گا۔ (۲)

---

(۱) سورۂ مریم......۹۶

(۲) عمدۃ البیان ۱۵۱، تفسیر فرات کوفی ص۸۸

الحدیث الثامن والثلاثون (۳۸)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ :

قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضُرِبَتْ لِيْ قُبَّةٌ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ مِنْ

دُرَّةٍ بِيْضَاءَ

وَ ضُرِبَتْ عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءِ

لِإِبْرَاهِيْمِ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ

وَ ضُرِبَتْ بَيْنَهُمَا قُبَّةٌ مِنْ دُرَّةٍ خَضْرَآءِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ.

فَمَا ظَنُّكَ بِحَبِيْبٍ بَيْنَ حَبِيْبَيْنِ؟

سہل ابن ابی خیثمہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے دائیں طرف میرے لئے موتیوں سے بنا ہوا قبہ لگایا جائے گا،

عرش کی بائیں جانب سرخ یاقوت سے بنا ہوا قبہ حضرت ابراہیم کے لئے لگایا جائے گا،

ان دونوں کے درمیان سبز موتیوں والا قبہ علیؑ کے لئے لگایا جائے گا،

پس تیرا اس حبیب کے بارے میں کیا خیال جو دو حبیبوں کے درمیان ہو۔(۱)

الحدیث التاسع والثلاثون (۳۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اٰخِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَیْنَ أَصْحَابِہٖ قَالَ:

فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٰخِیْتَ بَیْنَ أَصْحَابِكَ ۔أو قَالَ أَصْحَابِیْ۔ وَلَمْ تُؤَاخِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ أَحَدٍ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنْتَ أَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ.

عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ میں بھائی چارہ قائم فرمایا؛ علی روتے ہوئے آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اپنے صحابیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا یا یوں عرض کی کہ آپ نے میرے ساتھیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن آپ نے مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔(۲)

---

(۱) امالی طوسی ج ۲ ص ۱۰۶ ریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۱۱

(۲) ترمذی ج ۵ ص ۶۳۶ طرائف ج ۱ ص ۶۴)

الحدیث الاربعون (۴۰)

عَنْ أَبِیْ ثَابِتٍ مَوْلٰی أَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ: عَلِیٌّ علیہ السلام مَعَ الْقُرْاٰنُ وَالْقُرْاٰنُ مَعَهٗ، لَنْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

ابوثابت ابوذر کا غلام کہتا ہے میں نے ام سلمہ سے سنا جو فرماتی ہیں: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بارہا میں نے سنا کہ فرماتے تھے:

"علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ۔ یہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے"۔(۱)

---

(۱)مناقب خوارزمی ص ۱۱۰ کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۴۸

مناقب حضرت علی علیہ السلام کی

دلچسپ حکایات

پہلی حکایت

عبدالواحد ابن زید کہتے ہیں کہ میں حج کے لیے گیا تھا میں طواف میں تھا کہ دولڑکیوں کو دیکھا جو رکن یمانی کے پاس کھڑی ہیں ایک اپنی بہن سے کہہ رہی تھی:

اس کے حق کی قسم جو پیغمبر کی وصیت کے لئے منتخب ہے،

برابر فیصلہ کرنے والا ہے اور فیصلے میں عدالت کرنے والا ہے،

جس کی بنیاد عالی ہے،

جس کی نیت صحیح ہے،

فاطمہ مرضیہ سلام اللہ علیہا کا شوہر ہے بات اس طرح نہیں تھی۔

عبدالواحد کہتا ہے: میں سن رہا تھا، میں نے پوچھا: اے دوشیزہ یہ صفات کس کی ہیں؟

کہنے لگی: بقسم خدا کی! وہ تمام نشانیوں کا نشان ہے، باب الاحکام ہے، قسیم الجنة والنار ہے، کفار و فجار کا قاتل ہے، امت میں ربانی ہے، ائمہ کا رئیس ہے، وہ امیر المومنین، امام المسلمین غالب شیر ہے، ابوالحسن علی ابن ابی طالب ہے۔

میں نے پوچھا: تو علی علیہ السلام کو کیونکر پہچانتی ہے؟

اس نے کہا: میں اس کو کیسے نہ پہچانوں جبکہ میرا باپ اس کے سامنے جنگ صفین میں قتل ہوا۔

ایک دن حضرت علی علیہ السلام میری ماں کے پاس آئے اور کہا: اے یتیموں کی ماں تمہارا کیا

حال ہے؟

میری ماں نے کہا: میں خیریت سے ہوں یا امیر المومنین۔

پھر میری ماں مجھے اور میری بہن کو مولا علی علیہ السلام کے سامنے لائی مجھے چیچک کی بیماری تھی جس کی وجہ سے خدا کی قسم میری بصارت چلی گئی تھی۔ جب حضرتؑ نے میری طرف دیکھا تو ایک آہ بھری پھر یہ اشعار کہے:

ما إن تأوّهت من شيء رزيت به
كما تأوّهت للأطفال في الصغر
قد مات والدهم من كان يكفلهم
في النائبات و في الأسفار و الحضر

ترجمہ:

میں نے کبھی کسی مصیبت پر کبھی اس طرح آہ نہیں بھری جس طرح ان چھوٹے بچوں کے لئے آہ بھری ہے جن کی کفالت کرنے والا باپ فوت ہو گیا جو ان کی ہر مصیبت میں، سفر وحضر میں کفالت کرتا تھا۔

پھر حضرتؑ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اُسی وقت فوراً میری بصارت لوٹ آئی۔

اے میرے بھائی کے بیٹے! اب میں اندھیری رات میں بھاگنے والے اونٹ کو دیکھ سکتی ہوں۔ یہ سب کچھ امیر المومنین علیہ السلام کی برکت سے ہوا۔

(نہ صرف یہ کہ میری بصارت واپس لوٹائی بلکہ) پھر حضرت نے بیت المال سے کچھ مال دیا اور ہمارے دلوں کو خوش کیا اور واپس چلے گئے۔

عبدالواحد کہتا ہے کہ میں نے جب یہ سنا تو میں نے اپنے اخراجات میں سے ایک دینا ر اٹھا کر اس کو دیا اور کہا کہ اے بچی یہ لے لو مشکل وقت میں اس سے مدد لینا۔

اس بچی نے کہا کہ اے مرد خدا! ہم سے دور ہو جا ہم پر بہترین ما سلف نے بہترین شخص کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ خدا کی قسم! ہم آج ابو محمد حسن ابن علیؑ کے عیال میں ہیں۔

پس وہ لڑکی واپس پلٹی اور یہ شعر پڑھنے لگی:

مانیط حبّ علیّ فی خناق فتی
الّا له شهدت بالنعمة النعم
و لا له قدم زلّ الزمان به
إلّا له أثبت من بعدها قدم
ما سرّنی أن أکن من غیر شیعته
لوَ أنّ لی ما حوته العرب والعجم

ترجمہ:

کسی جوان مرد کے گلے میں علی علیہ السلام کی محبت کا پھندا نہیں ڈالا گیا مگر یہ کہ تمام نعمتیں اس کی گواہی دیتی ہیں اور اس کا زمانے نے ایک قدم نہیں پھسلایا مگر یہ کہ اس کا دوسرا قدم ثابت رہا اگر عرب و عجم کی تمام نعمتیں اور دولت میرے پاس ہوں لیکن اگر میں علی کی شیعہ نہ ہوں تو یہ ساری دولت مجھے خوش نہیں کر سکتی۔(۱)

(۱) بشارۃ المصطفی ص۸۶ ثاقب المناقب ص۱۷۰

دوسری حکایت

اعمش کہتے ہیں کہ بیت اللہ الحرام کے حج پر گیا ہوا تھا میں ایک منزل پر اترا تو میں نے اچانک ایک عورت کو دیکھا جو نابینا تھی اور کہہ رہی تھی: اے وہ ذات! جس نے علیؑ پر سورج کو غائب ہونے کے بعد سفید اور صاف حالت میں پلٹایا؛ میری بصارت کو پلٹا دے۔

اعمش کہتے ہیں: اس عورت کی بات مجھ کو اچھی لگی، میں نے دو دینار نکالے اور اس عورت کو دیئے اس نے ان کو ہاتھ سے چھوا اور پھر میری طرف پھینک دیئے اور کہنے لگی: اے مرد خدا! تو نے مجھے غریب اور فقیر سمجھ کر حقیر سمجھا افسوس ہے تم پر۔ جو آل محمد علیہم السلام کی ولایت رکھتا ہو وہ حقیر نہیں ہوتا۔

اعمش کہتے ہیں: میں حج پر چلا گیا، حج ادا کیا، جب میں اپنے گھر کی طرف واپس آ رہا تھا تو مجھے سب سے زیادہ فکر اس عورت کی تھی جب میں اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ اس عورت کی دونوں آنکھیں صحیح ہیں اور دیکھ رہی ہے تو میں نے اس سے پوچھا: علیؑ کی محبت نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟

کہنے لگی: اے مرد خدا! میں چھ راتوں تک خدا کو قسم دیتی رہی (دعا مانگتی رہی) جب ساتویں رات ہوئی جو جمعہ کی رات تھی خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا: اے خاتون! تو علیؑ سے محبت رکھتی ہے؟

میں نے کہا: ہاں!

اس نے مجھ سے کہا: اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھو اور (جب میں نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تو اس نے یوں دعا کی اور) کہا: اے اللہ! اگر یہ عورت سچے دل سے علیؑ سے محبت رکھتی ہے تو اس کی آنکھیں پلٹا دے۔

پھر اس نے مجھ سے کہا: اپنا ہاتھ آنکھوں سے ہٹا لے۔

میں نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو میں خواب کی حالت میں اس مرد کے سامنے کھڑی تھی میں نے پوچھا تو کون ہے کہ خدا نے تیرے ذریعے سے مجھ پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔

اس نے جواب میں کہا: میں خضرؑ ہوں اور مجھ سے کہا کہ علیؑ سے محبت رکھ کیونکہ علیؑ کی محبت تجھے دنیا میں آفات سے بچائے گی اور آخرت میں آگ سے۔(۱)

تیسری حکایت

حبیب ابن ابی ثابت کا بیان ہے جب معاویہ کی بیعت ہوئی تو اس نے خطبہ دیا اور علیؑ اور امام حسنؑ کے بارے میں بھی ناسزا کہا: امام حسینؑ اُٹھے تاکہ معاویہ کو روکیں۔ امام حسنؑ نے ہاتھ پکڑ کر ان کو بٹھا دیا، پھر امام حسنؑ خود اُٹھے اور کہا:

اے علیؑ کا تذکرہ کرنے والے میں حسنؑ ہوں اور میرا باپ علیؑ ہے۔

تو معاویہ ہے اور تیرا باپ صخر ہے،

میری ماں فاطمہؑ ہے اور تیری ماں ہند ہے،

میرا نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرا نانا حرب ہے،

(۱)مدینة المعاجز ۱۰۵، تفسیر فرات ص۹۹

میری نانی خدیجہؑ اور تیری نانی قتیلہ ہے،

پس خدا لعنت کرے اس پر جس کا ذکر پوشیدہ ہو،

جس کا حسب و نسب لائقِ ملامت ہو،

جو قدیم الایام سے برا شخص ہو،

جو کفر و نفاق کے لحاظ سے قدیمی ہو یعنی سابقہ حالت کفر پر ہو اور منافقت پر ہو۔

مسجد میں بیٹھنے والوں کے کچھ گروہ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی اس بددعا پر آمین کہی۔

ابن معین نے کہا: میں کہتا ہوں آمین

ابن عبد الصمد نے کہا: میں کہتا ہوں آمین

قاضی نے ہمیں کہا: میں کہتا ہوں آمین تم بھی کہو آمین

محمد ابن عبد اللہ الحافظ نے کہا: میں کہتا ہوں آمین

سید اور حیری نے کہا: ہم کہتے ہیں آمین آمین آمین

شیخ المفید عبد الرحمان نے کہا: میں کہتا ہوں آمین آمین

فرشتے کہتے ہیں: آمین

سید الصفی کہتا ہے: میں کہتا ہوں آمین اللّٰھم آمین

ابن بابویہ کہتے ہیں: میں کہتا ہوں آمین ثم آمین ثم آمین ثم آمین و انا اقول آمین ثم آمین (ان سب راویوں نے آمین کہی)(۱)

(۱)مقاتل الطالبین ص۴۶۔ ارشاد القلوب۲۱۱

چوتھی حکایت

علی ابن محمد کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاسود دوئلی کی بیٹی کو دیکھا جس کے آگے سفید کھجور اور گھی کا حلوا رکھا تھا۔ بچی نے کہا: بابا مجھے کھلا یئے،

اس (ابواسود دوئلی) نے کہا: منہ کھولو اور اس کے منہ میں ایک بادام کے برابر حلوا رکھا،

پھر بیٹی نے کہا: بابا آپ کو کھجور کھانی چاہئے کیونکہ وہ زیادہ فائدہ مند اور سیر کرنے والی ہے۔

ابواسود دوئلی نے کہا: یہ طعام معاویہ نے علیؑ کی محبت سے ہٹانے اور دھوکہ دینے کے لئے بھیجا ہے۔

وہ بچی کہنے لگی: خدا اس کا برا کرے کیا وہ زعفران میں ملی ہوئی شہد کے ذریعہ سید مطہر کے بارے میں دھوکہ دینا چاہتا ہے بربادی ہو اس کے بھیجنے والے اور کھانے والے کے لئے پھر اس لڑکی نے اپنے حلق میں انگلی ماری اور جو کھایا تھا اسے قے کر کے نکال دیا اور روتے ہوئے یہ اشعار کہے:

أبا لشهد المزعفر يا ابن هند

نبيع إليك إسلاماً و ديناً

فلا والله ليس بكون هذا

و مولانا أمير المومنيناً

ترجمہ:

اے ہند کے بیٹے کیا زعفران والی شہد کے ذریعے ہم
تیرے پاس اپنا اسلام دین بیچ دیں گے خدا کی قسم ایسا
نہیں ہوگا ہمارا مولا امیر المومنین ہے۔(۱)

پانچویں حکایت

روحی ابن حماد الخارقی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: مجھے بتایئے آیت "سأل سائل"(۲) کس کے بارے میں نازل ہوئی؟

سفیان نے کہا: تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی میں نے اس آیت کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا تو امام نے مجھ سے فرمایا کہ تو نے ایسی بات پوچھی ہے جو پہلے کسی نے نہیں پوچھی اور فرمایا میرے باپ نے اپنے آباء طاہرین سے نقل کرتے ہوئے بتایا جب پیغمبرؐ حجۃ الوداع کے بعد غدیر خم پر اترے، لوگوں کو ندا دی، لوگ جمع ہوئے، پھر فرمایا: لوگو! کیا میں نے رسالت تم تک نہیں پہنچائی؟

سب نے کہا: یقیناً پہنچائی ہے۔

پھر فرمایا: کیا میں نے تمہیں نصیحت نہیں کی؟

سب نے کہا: ہاں! یقیناً کی ہے

(۱) سفینۃ البحار ج ا ص ۶۶۹

(۲) سورہ معارج ......ا

پھر حضرتؐ نے علیؑ کے بازو کو پکڑا اور اتنا بلند کیا کہ دونوں کے بازؤں کی سفیدی نظر آنے لگی

پھر فرمایا: لوگو!

جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔

خدایا! اس سے محبت کر جو علیؑ سے محبت کرے

اور اس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ خبر پھیل گئی جب یہ خبر حارث بن نعمان فہری تک پہنچی تو وہ اپنی ناقہ پہ سوار ہو کر وادی میں پہنچا، اپنی ناقہ کو بٹھایا، اُتر کر اس کو باندھ دیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، حضرت اپنے اصحاب کے درمیان تھے

وہ (حارث بن نعمان فہری) کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے ہمیں لا الہ الا اللہ کی گواہی کا حکم دیا ہے ہم نے گواہی دی، پھر ہمیں حکم دیا کہ گواہی دیں میں اللہ کا رسول ہوں ہم نے گواہی دی، پھر پانچ نمازوں کا حکم دیا ہم نے پڑھیں، پھر ماہ رمضان کے روزوں کا حکم دیا ہم نے روزے رکھے، پھر ہمیں زکوٰۃ کا حکم دیا ہم نے ادا کی، پھر حج کا حکم دیا ہم نے انجام دیا، پھر تم اس پر بھی راضی نہ ہوئے اور اپنے چچازاد کو ہم پر حاکم بنا دیا اور تم نے کہا ''من کنت مولا فھذا علی مولاہ'' کیا یہ تمہاری طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟

حضرت نے فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

راوی کہتا ہے کہ حارث بن نعمان غصہ کی حالت میں کھڑا ہوا اور یہ کہتا ہوا روانہ ہوا

''بارِالٰہا! جو کچھ محمد نے کہا ہے اگر حق ہے تو مجھے فوراً عذاب نازل فرما''

پھر وادی کی طرف آیا، اپنی ناقہ کی مہار کو کھولا اور اس پر سوار ہوا جب وادی کے درمیان پہنچا تو خدا نے ایک پتھر پھینکا جو اس کے دماغ کے درمیان میں لگا اور پاخانے کے مقام سے نکل گیا پس مردہ حالت میں گرا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی ''سأل سائل..........'' یعنی سوال کرنے والے نے سوال کیا ایسے عذاب کا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے جس کو کوئی نہیں روک سکتا۔

ابو اسحاق ثعلبی اہل حدیث کے امام نے اپنی تفسیر میں اس حکایت کو نقل کیا ہے۔(۱)

چھٹی حکایت

ابو صالح راوی ہے کہ ضرار بن ضمرہ کنانی معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے ضرار سے کہا: علیؑ کے اوصاف بیان کرو۔

ضرار نے کہا: مجھے معاف رکھ۔

معاویہ نے کہا: معاف نہیں کروں گا۔

ضرار نے کہا: اگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تو سن

علیؑ بڑی عظمت کے مالک تھے،

نہایت طاقتور تھے،

بات اٹل کرتے تھے،

(۱) تفسیر ثعلبی ج ۴ ص ۲۳۴، الغدیر ج ا ص ۲۳۰

فیصلہ عدل کے ساتھ کرتے تھے،

ان کے دہن مبارک سے علم پھوٹتا تھا،

علیؑ کے پہلوؤں سے حکمت بولتی تھی، یا (راوی کا تردد ہے) علیؑ کے داڑھوں سے حکمت بولتی تھی،

وہ دنیا دنیا کی رنگینیوں سے وحشت کرتے تھے،

رات اور رات کے اندھیرے سے (عبادت کے لئے) انس رکھتے تھے،

خدا کی قسم! علیؑ بہت زیادہ آنسو بہانے والے،

طولانی فکر کرنے والے،

(اسلام کی دگرگوں حالت پر) کف افسوس ملنے والے تھے،

(دوسروں کو کہنے سے پہلے) اپنے نفس کو خطاب فرماتے تھے،

حضرت کو سستا لباس اور سخت کھانا پسند تھا،

خدا کی قسم! ہمارے ساتھ ایسے ہی تھے جیسے ہم میں سے ایک ہوں،

جب ہم حضرت کی خدمت میں آتے تو حضرت ہمیں اپنے قریب بٹھاتے،

جب ہم سوال کرتے تو جواب دیتے،

حضرت کا ہمارے ساتھ لطف و محبت ہونے کے باوجود حضرت کی ہیبت و رعب کی وجہ سے ہم بول نہیں سکتے تھے،

جب تبسم فرماتے تو یوں لگتا جیسے ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہوں،

دیندار لوگوں کی تعظیم کرتے،

مسکینوں سے محبت فرماتے،

طاقتور حضرتؑ سے باطل کی طمع نہ رکھتا،

کمزور شخص حضرتؑ کے عدل سے مایوس نہ ہوتا،

میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں میں نے حضرتؑ کو بعض مقامات پر دیکھا جب رات اپنے سیاہ پردے ڈال چکی تھی اور ستارے ماند پر چکے تھے جب کہ حضرت محراب عبادت میں کھڑے تھے اپنی ریش مبارک کو پکڑا ہوا تھا اس طرح تڑپ رہے تھے جس طرح بیمار درد سے تڑپتا ہے، شدت غم وحزن کی حالت میں رو رہے تھے گویا کہ ابھی بھی میں حضرت کی آواز سن رہا ہوں اور حضرت کہہ رہے ہیں: ''رَبَّنَا رَبَّنَا'' (ہمارے رب) خضوع زاری کی حالت میں کہہ رہے تھے ''رَبَّنَا رَبَّنَا'' پھر دنیا کو خطاب کر کے فرمانے لگے: کیا تو میرے درپے ہونا چاہتی ہے کیوں تو میری مشتاق ہے۔ مجھ سے دور ہو جا، دور ہو جا، دور ہو جا، میرے غیر کو دھوکا دے، تیرا وہ وقت نہ آئے کہ علیؑ تجھے چاہنے لگے، میں نے تجھے تین طلاقیں دے دی ہیں، تیری عمر کوتاہ، تیرے عیش حقیر، تیرا مرتبہ کم ہے ہائے افسوس زادراہ کم ہے، سفر طولانی ہے اور راستہ خوف ناک ہے۔

راوی کہتا ہے: معاویہ کے آنسو اس کی داڑھی پر گر رہے تھے، آنسو روکنے پر قادر نہ تھا، اپنے آنسو آستین سے صاف کر رہا تھا، تمام لوگ رو رہے تھے

معاویہ نے کہا: خدا کی قسم! ابوالحسنؑ ایسے ہی تھے۔

پھر کہنے لگا: اے ضرار! علیؑ کے بعد تجھے کتنا غم ہے؟

ضرار نے کہا: میرا غم اس ماں جیسا ہے جس کا ایک ہی بیٹا ہو اور اس کی گود میں ذبح کر دیا جائے، جس کے آنسو کبھی خشک نہیں ہوتے، جس کے غم کو سکون نہیں ہوتا۔ پھر ضرار اٹھ کر چلا گیا۔ (۱)

(۱) امالی صدوق ص ۴۹۹، حلیلة الاولیاء ج ۱ ص ۸۴

ساتویں حکایت

محمد ابن منصور طوسی کہتے ہم شیخ احمد ابن حنبل کے پاس بیٹھے تھے تو ایک مرد نے احمد بن حنبل سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! تمہارا اس حدیث کے بارے میں کیا خیال ہے جو روایت کی جاتی ہے کہ علیؑ نے کہا: میں جنت و دوزخ تقسیم کرنے والا ہوں؟

احمد بن حنبل نے کہا: ہم اس کا انکار نہیں کرتے، کیا ہم پیغمبرؐ سے یہ حدیث نقل نہیں کرتے کہ پیغمبرؐ نے علیؑ سے فرمایا: "تجھ سے فقط مومن محبت رکھے گا اور فقط منافق تجھ سے بغض رکھے گا"

ہم نے کہا: ہاں! یہ حدیث تو ہے

احمد بن حنبل نے پوچھا: (بروزِ قیامت) مومن کہاں ہوگا؟

سائل نے کہا: جنت میں۔

احمد بن حنبل نے پھر پوچھا: منافق کہاں ہوگا؟

کہا: جہنم میں۔

تو احمد بن حنبل نے کہا: پھر تو علیؑ جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہوئے۔(۱)

(۱) طبقات الحنابلہ ۱ ص ۳۲۰

آٹھویں حکایت

محمد ابن منصور کہتا ہے: میں نے شیخ ابن حنبل سے سنا کہ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ کسی کے اتنے فضائل نقل نہیں ہوئے جتنے علیؑ کے فضائل نقل ہوئے ہیں۔(۱)

نویں حکایت

جاحظ کہتا ہے کہ میں نے نظام سے سنا جو کہتا تھا: علیؑ بولنے والے کے لئے امتحان ہے اگر علیؑ کے فضائل کا حق پورا ادا کریں تو انسان غالی ہو جاتا ہے اور اگر حق میں کمی کریں تو گناہگار اور کمی کرنے والے.........ہوتے ہیں اور درمیانی منزل نہایت باریک حق وزن اور دشوار ہے جس کے لئے زبان کی تیزی چاہیے اس مشکل منزل کو ذکر کرنے کے لئے اور اس چوٹی کو سر کرنے کے لئے نہایت ہی ماہر اور نہایت ہی عقلمند شخص کی ضرورت ہے۔ (۲)

(۱) بحار جلد ۴۰ ص ۱۲۴ مناقب خوارزمی ص ۳)

(۲) مسلسلات ص ۱۱۳، امالی طوسی ج ۲ ص ۲۰۱)

دسویں حکایت

قتادہ کہتے ہیں کہ اروی بنت حارث ابن عبدالمطلب جب بہت بوڑھی ہو چکی تھی مدینہ میں معاویہ کے پاس آئی معاویہ نے اس کو دیکھ کر کہا: اے خالہ خوش آمدید میرے بعد تیری کیا حالت ہے؟

وہ کہنے لگی: اے بھتیجے تیرا کیا حال ہے تو نے نعمت کا انکار کیا اور چچا کے بیٹے کا ساتھ برے طریقے سے نبھایا،

جو تیرا نام نہیں تھا وہ نام تو نے رکھ لیا ہے،

وہ جو تیرا حق نہیں تھا اس کو لے لیا بغیر اس کے کہ تو نے کوئی مصائب برداشت کئے ہوں،

نہ تیرے آباء و اجداد نے ہمارے دین میں کوئی مصیبت برداشت کی،

پیغمبر کے ساتھ تمہارا کوئی سابقہ تعلق بھی نہیں بلکہ جو کچھ پیغمبر لائے تم نے اس کا انکار کیا،

خدا تمہارے اجداد کو ہلاک کرے تم نے غرور و تکبر کی وجہ سے اپنے منہ کو ٹیڑھا کیے رکھا حتیٰ کہ خدا نے حق کو اہل کی طرف پلٹا دیا،

پس ہماری بات غالب رہی اور جس نے ہمارے رسول سے دشمنی کی اس کے مقابلے میں خدا نے پیغمبر کی مدد فرمائی

اس کے بعد ہم پر حسد کرتے ہوئے اور ہمارے خلاف بغاوت کرتے ہوئے قریش ہم پر جھپٹ پڑے

لیکن! الحمدللہ ہم اہلبیت محمد علیہم السلام ہیں تمہارے درمیان نبی اسلام کے بعد ہمارا مرتبہ وہی جو ہارون کو موسیٰ سے تھا

ہمارا انجام جنت اور تمہارا انجام آگ ہے۔

جب بات یہاں تک پہنچی تو عمرو ابن عاص نے کہا: اے گمراہ بوڑھی رک جا اپنی بات کو ختم کر جبکہ تیری عقل نہیں ہے تنہا تیری گواہی جائز نہیں۔

خاتون نے کہا: اے زانیہ کے بیٹے تو بھی بولتا ہے جبکہ تیری ماں بدکاری میں مکہ میں سب سے مشہور عورت تھی جس کی اُجرت سب سے کم تھی تیرے بارے میں قریش کے پانچ مردوں نے دعویٰ کیا کہ یہ ہمارا بیٹا ہے پس تیری ماں سے پوچھا گیا تو اس نے کہا یہ سب مرد میرے پاس آئے تھے اور زنا کیا تھا۔ پس دیکھو یہ شکل وصورت میں کس شخص کے ساتھ ملتا ہے اسی کا بیٹا سمجھو پس تیری شکل سب سے زیادہ عاص بن وائل سے مشابہ تھی جو قریش کے حیوان ذبح کرنے والا تھا (یعنی قصائی تھا)

مروان ابن الحکم نے کہا: رک جا! اے بوڑھی! جس کام کے لئے آئی ہے وہ کام کر۔

تو اروی نے کہا: اے نیلی آنکھوں والی عورت کے بچے تو بھی بولتا ہے خدا کی قسم تو حکم ابن ابی العاص سے زیادہ حارث ابن کلاہ کے غلام کے بال سے زیادہ مشابہ ہے میں نے سیدھے بالوں والے حکم کو دیکھا ہے وہ لمبے قد والا تھا تم دونوں کے درمیان کوئی قرابت و رشتہ داری نہیں سوائے اس کے جس طرح چھوٹے پیٹ والے گھوڑے کی قرابت اس گدھیا سے ہوتی ہے جس کے ماں باپ میں سے ایک عربی ہو اور دوسرا غیر عربی جو کچھ میں نے تجھے بتایا اس کے

بارے میں اپنی ماں سے پوچھ وہ تجھے ساری بات بتائے گی۔

پھر معاویہ کی طرف متوجہ ہوئیں اور کہا: ان دونوں کو میرے خلاف بولنے کی جرأت تو نے دی ہے اور تیری ماں نے ہمارے چچا حضرت حمزہؑ کے قتل کے بارے میں یہ اشعار کہے تھے:

نحن جزیناکم بیوم بدر

و الحرب بعد الحرب ذات سعر

ما کان عن عتبة لی من صبر

و لا أخي و عمّه و بکر

سکّن وحشي غلیل صدری

فشکر وحشي علیّ دهری

حتی ترمّ أعظمي في قبری

ترجمہ:

ہم نے تمہیں بدر کے دن کا بدلہ دیا کیونکہ جنگ کے بعد جنگ بھڑکتی ہے میں عتبہ اور اپنے بھائی اور اس کے چچا اور بکر کے بغیر صبر نہیں کرسکتی تھی اے وحشی میرے سینہ کے کینہ کو سکون دے پس وحشی کا شکریہ مجھ پر ہمیشہ واجب ہے جب تک میری ہڈیاں قبر میں گل سڑ نہ جائیں۔

تو میرے چچا کی بیٹی نے تیری ماں کی بات کا جواب ان اشعار میں دیا۔

خزیت فی بدر و غیر بدر
یا ابنة وقّاع عظیم الکفر
صبّحك الله غداة النحر
بالهاشمین الطوال الزمر
حمزة لیثی و علیّ صقری
و نذرك الشرّ فشرّ نذر
هتك وحشی ضمیر صدری
هتك وحشی حجاب ستری
ما للبغایا بعدها من فخر

ترجمہ:

تو بدر اور غیر بدر میں رسوا ہوئی، اے غیبت کرنے والے اور کفر پر لڑنے والے کی بیٹی، خدا نے تیری صبح نحر کے دن سویرے ہاشمیوں کے ساتھ کی جو طولانی قد والے خوبصورت تھے حمزہؑ میرا شیر ہے اور علیؑ میرا باز ہے اور تیری نذر ایک بری منت تھی تیرے وحشی نے میرے سینے کے ضمیر کی ہتک کی اور وحشی کی ہتک

میرے حجاب کے پردہ تک ہے اور بدکار لوگوں کے

لئے اس کے بعد کوئی فخر نہیں۔

معاویہ، عمر بن عاص اور مروان بن حکم کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: تم دونوں نے اس خاتون کو مجھ پر جری کیا ہے۔

پھر کہنے لگا: اے خالہ اپنی حاجت کا قصد کرو اور پرانے قصے چھوڑو۔

وہ کہنے لگیں: کیا تو مجھے دو ہزار دینار، دو ہزار دینار، دو ہزار دینار دے گا؟

معاویہ نے پوچھا: دو ہزار دینار کیا کرے گی؟

کہا: میں ایک چشمہ نرم زمین میں خریدوں گی جو الحارث ابن عبدالمطلب کے غریب لوگوں کے لئے ہوگا۔

معاویہ نے پوچھا: دوسرے دو ہزار سے کیا کرے گی؟

کہنے لگیں: حارث ابن عبدالمطلب کی اولاد کی ان کے ہم پلہ اولاد سے شادیاں کروں گی۔

معاویہ نے کہا تیسرے دو ہزار سے کیا کرے گی؟

کہا: ان سے اپنے آڑے وقت میں مدد لوں گی اور حج کروں گی۔

معاویہ نے کہا یہ سب کچھ میں تمہیں دیتا ہوں لیکن خدا کی قسم اگر علیؑ (تیرے چچا کے بیٹے) زندہ ہوتے تو وہ تجھے اتنا نہ دیتے۔

کہنے لگیں: تو نے سچ کہا ہے علیؑ نے اللہ کے لئے امانت کی حفاظت کی ہے لیکن تو نے امانت کو ضائع کیا اور اس میں خیانت کی۔

پھر کہنے لگیں: علیؑ کا تذکرہ چھوڑ، خدا تیرے منہ کو توڑے اور تیری مصیبت کو زیادہ

کرے۔

پھر اس کے گریہ کی صدا بلند ہوئی اور وہ ابوالاسود دوئلی کے یہ اشعار پڑھنے لگیں: (بعض نے کہا کہ یہ اشعار خود اروی کے ہیں)

ألا يا عين ويحك اسعدينا
ألا فأبك أمير المومنينا
رزينا خير من ركب المطايا
و جرّبها، من ركب السفينا
و من لبس النعال، و من حذاها
و من قرأ المثاني و المبينا
إذا استقبلت وجه أبي حسين
رأيت البدر رأى الناظرينا
ألا أبلغ معاوية بن حرب
فلا قرّت عيون أجمعينا
نعى بعد النبيّ فدته نفسي
أبو حسن و خير الصالحينا
كأنّ النّاس إذ فقدوا عليا

نعام ضلّ فی بلد عزینا

فلا واللہ لا أنسی علیّا

و حسن صلاتہ فی الراکعینا

لقد علمت قریش حیث کانت

بأنّك خیرھم حسبا و دینا

ترجمہ:

اے آنکھ تجھے وائے ہو ہم سے تعاون کر اور امیر المومنینؑ پر گریہ کر ہم اس کی مصیبت میں مبتلا ہوئے جو ان لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین سواریوں پر سوار ہوئے اور جو کشتیوں پر سوار ہوئے اور جس نے جوتا پہنا اور نعلین پہنی اور جس نے حمد پڑھی اور یسین پڑھی، جب میں حسینؑ کے باپ کے سامنے آئی تو میں نے واضح طور پر چودھویں کے چاند کو دیکھا خبردار حرب کے بیٹے معاویہ کو بتادو جو ہمیں شماتت کرے کبھی وہ خوش نہ ہو کیا احترام والے مہینے میں تم نے ہمیں مصیبت میں مبتلا کیا اس شخص کی مصیبت جو تمام لوگوں سے افضل ہے پیغمبر کے بعد اس پر میری جان قربان ہو ہمیں ابوالحسنؑ جو تمام

صالحین سے افضل ہے کی موت کی خبر ملی علیؑ کے جانے
کے بعد لوگ گویا چوپائے ہیں جو گمراہی کی حالت میں
شہر میں متفرق طور پر پھر رہے ہیں۔ خدا کی قسم! میں
علیؑ کو نہیں بھولوں گی اور علی کی نماز کے حسن کو نہیں بھول
سکتی قریش جہاں بھی ہوں وہ جانتے ہیں کہ تو حسب
ونسب کے لحاظ سے اور دین کے لحاظ سے ان سب
سے بہتر ہے۔

راوی کہتا ہے کہ معاویہ رونے لگا اور کہنے لگا: جس طرح اے خالہ تو نے کہا: خدا کی قسم علیؑ ایسے ہی تھے اور پھر جو اروی نے مانگا تھا اس کو حکم دے دیا۔ (۱)

گیارہویں حکایت

محمد ابن سلیمان نے اُبی سے جس نے پہلے صحابہ کو دیکھا تھا کہتا ہے میں نے زر بن حبیش سے سنا جب علیؑ شہید ہوئے، خبر دینے والا مدینہ آیا، پورا شہر آہ وفغاں اور زاری کرنے لگا جس طرح پیغمبر کی وفات کے دن گریہ ہوا تھا، تمام لوگ بھاگتے ہوئے ام المومنین کے دروازے پر آئے۔ لیکن انہوں نے دیکھا کہ ام المومنین تک یہ خبر پہنچ چکی ہے لوگ وہاں سے نکلے جب دوسرا دن ہوا تو انہوں نے کہا ام المومنین عائشہ پیغمبر کی قبر پر جانے والی ہیں لوگ دوڑ کر آئے۔ ام

(۱) بلاغات النساء ص ۲۷ بحار ج ۴۲ ص ۱۱۸

المومنین عائشہ بہت زیادہ گریہ وبکا کی وجہ سے بولنے پر قادر نہ تھی اور نہ جواب دے رہی تھی لوگوں نے ان کے گرد گھیرا ڈالا ہوا تھا حتیٰ کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر پہنچ گئیں اور چوکھٹ کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر ندا دی "السلام علیك یا سید الانبیاء السلام علیك یا سید الشفعاء السلام علیك" (یعنی) آپ پر سلام ہو اے وہ ذات جو ان تمام لوگوں سے افضل ہے جنہوں نے قمیص اور ردا پہنی اور ان تمام افراد سے زیادہ عزت والے ہیں جنہوں نے نعلین پہنی تم پر سلام اور تمہارے دونوں صحابیوں ابوبکر وعمر پر۔

خدا کی قسم! میں آپ کو اس کی شہادت کی خبر دینے آئی ہوں جو تمام مخلوقات سے زیادہ تمہیں آپ کو محبوب تھے اور اس کے لئے رو رہی ہوں جو تمام افراد سے زیادہ آپ کے قریب تھے،

خدا کی قسم آپ کے چچا کا وہ بیٹا قتل کیا گیا جس کی فضیلت نہیں بھلائی جائے گی۔

خدا کی قسم! تیرا حبیب مرتضیٰ قتل کیا گیا۔

خدا کی قسم! وہ قتل کیا گیا جس سے آپ نے سیدۃ النساء فاطمہ کی تزویج کی تھی،

آپ کی قبر شق ہو اور آپ دیکھیں کہ میں بہت زیادہ غم کے آنسو بہا رہی ہوں،

حیرانی کے عالم میں گریہ کر رہی ہوں۔

پھر ان للہ و انا الیہ راجعون پڑھا پھر حکم دیا کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان پردہ لگایا جائے پھر کہا: لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں جمع ہوئے ہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

لوگوں نے کہا: اے ام المومنین آپ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتی ہیں؟

وہ کہنے لگیں: اگر میں علیؑ کے بارے میں کہوں تو یہ کہوں گی:

خدا کی قسم! وہ تمام اوصیاء کے سید و سردار تھے،

خاتم الانبیاء کے چچا زاد تھے،

سب سے زیادہ متقی تھے،

چنے ہوئے لوگوں کے امام تھے،

بتول زہرا کے شوہر تھے،

دشمنوں پر اللہ کی کھینچی ہوئی تلوار تھے،

نیک لوگوں کے امیر تھے،

کافروں کے قاتل،

عشرہ مبشرہ والے دس افراد میں سے تھے جن کو پیغمبر نے جنت بشارت دی تھی،

تم سب سے پہلے سے جہاد اور کوشش کرنے والے تھے،

ہمیشہ بیدار رہنے والے تھے،

فکر کا معدن تھے،

دین کو مظبوط کرنے والے تھے،

مومنوں کے مولا تھے،

انزع البطین تھے،

عاقل اور صاحب وقار تھے،

دین خدا میں قوی اور اللہ کے امر کے ساتھ قیام کرنے والے تھے۔

اے لوگو! میں علیؑ کی رات کی عبادت اور مناجات کو بصرہ کے میدانِ جنگ میں دیکھ چکی ہوں۔

زر ابن جیش کہتا ہے پھر اپنے آپ کو پیغمبر کی قبر پر گرایا اور رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں:

اے نبی ہدایت میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

خدا کی قسم قیامت میں تیرا جھنڈا اٹھانے والا قتل ہو گیا۔

پھر لوگوں کی طرف دیکھا جو رو رہے تھے۔

آپ نے کہا: لوگو! گریہ کرو آج گریہ کرنا اچھا ہے،

آج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے وفات پائی ہے۔

پھر دیکھا کہ لوگ گریہ کر رہے ہیں تو سرد آہ بھری اور خود کو پیغمبر کی قبر مطہر پر گرا دیا۔

پس خدا کی قسم! میں نے پختہ گمان کیا کہ ام المومنین عائشہ وفات پا گئیں ہیں۔ قریش کی عورتوں نے اٹھا کر گھر پہنچایا جبکہ وہ کہہ رہی تھیں:

اشعار:

عجبت لقوم یسألونی عن الذی

فضائله مشهورة فی المشاهد

فجدّد حزنی و استهلّت مدامعی

لوجهك یامن یرتجی للشدائد

ترجمہ:

مجھے تعجب ہے اس قوم پر جو مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھتے ہیں جس کے فضائل ہر مشاہد کی جگہ مشہور ہیں۔ میرا غم تازہ ہوا اور میرے آنسو بہنے لگے تیرے لئے اے وہ جس کی سختیوں میں امید کی جاتی ہے۔(۱)

(۱)اثنا عشریه فی المواعظ العدیه ص۴۱۹

بارہویں حکایت

ابراہیم ابن مہوان کہتا ہے کوفہ میں ایک فامی ہمارا ہمسایہ تھا جس کی کنیت ابو جعفر تھی، لیکن دین میں اچھا تھا، جب کوئی سید اس کے پاس آتا تو جو کچھ وہ مانگتا یہ دیتا تھا، اگر سید کے پاس رقم ہوتی (یعنی واپس کرنے آتا) تو لے لیتا ورنہ اپنے غلام سے کہتا کہ لکھو یہ چیز علیؑ نے لی ہے۔ کچھ عرصہ (اس کا یہی طریقہ) رہا یہاں تک کہ وہ غریب ہو گیا اور اپنے گھر میں بیٹھ گیا، اپنی کتاب میں دیکھتا، جس کا ادھار ہوتا اگر وہ مقروض زندہ ہوتا تو کسی کو بھیج کر وصول کرتا اور اگر مقروض مر چکا ہوتا تو اس کے نام پر لکیر مار دیتا۔

ایک دن وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا اور کتاب دیکھ رہا تھا کہ وہاں سے ایک ناصبی (دشمن اہلبیت) گزرا مذاق اُڑاتے ہوئے کہنے لگا تیرے سب سے بڑے مقروض (یعنی علیؑ) نے تیرے ساتھ کیا کیا؟

اس بات سے وہ فامی مغموم ہوا۔ جب رات ہوئی تو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام سامنے چل رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حسنین شریفین علیہما السلام سے) پوچھا: تمہارا باپ کہاں ہے؟

امیر المومنین نے جواب دیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں حاضر ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے تم اس مرد کا حق نہیں دیتے؟

عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کا دنیا میں جو حق ہے وہ میں لے آیا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے دے دو۔

مولا نے ایک اونی تھیلا مجھے دیا اور فرمایا: یہ تمہارا حق ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے لے لے اور علیؑ کی اولاد جو آئے اور جس چیز کا مطالبہ کرے اسے خالی نہ پلٹانا، جا آج کے بعد تو غریب نہ ہوگا۔ میں بیدار ہوا اور تھیلا میرے ہاتھوں میں تھا۔

پس میں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ کیا بیدار ہے یا نیند میں ہے کہنے لگی بیدار ہوں۔

میں نے کہا: چراغ جلاؤ اس نے چراغ جلایا، میں نے اسے تھیلا دیا، اس نے دیکھا اس میں ہزار دینار تھے۔ بیوی کہنے لگی: اے مرد خدا! خوف کر کہیں ایسا تو نہیں کہ تو نے غربت کی وجہ سے کسی تاجر کو دھوکا دے کر یہ مال اس سے لیا ہو۔

میں نے کہا: خدا کی قسم ایسا نہیں ہے اس کا قصہ یہ ہے (پورا واقعہ سنایا) اس نے قرض والی کتاب منگوا کر دیکھی تو اس میں کم یا زیادہ جو کچھ حضرت علیؑ کے نام پر لکھا ہوا تھا وہ لکھائی موجود نہیں تھی۔(۱)

تیرھویں حکایت

سعید ابن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس قریش کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے، ابن عباسؓ اس وقت نابینا ہو چکے تھے، ان کا بیٹا ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ ابن عباسؓ نے قریش کے افراد کی آواز سنی تو رُک گئے اور سلام کیا۔ وہ لوگ بھی رک گئے اور سلام کا جواب دیا۔ پھر ابن

(۱) فضائل ابن شاذان ص ۹۵ روضۃ الفضائل ص ۱۱۹

عباس چل پڑے۔

بیٹے نے پوچھا: جو کچھ انہوں نے کہا آپ نے سنا؟

انہوں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کیا کہا؟

بیٹے نے بتایا قریش نے علی پر سب و شتم کیا اور ناسزا کہا۔

ابن عباس نے کہا مجھے ان کے پاس واپس لے چلو۔

بیٹا لے آیا تو ابن عباسؓ نے قریش کے ان افراد سے پوچھا: تم میں سے کون ہے جو خدا پر سب و شتم کرے۔

انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا: جو خدا پر سب و شتم کرے وہ کافر ہے۔

ابن عباس نے پوچھا تم میں سے کون ہے جو پیغمبر پر سب و شتم کرے؟

سب نے کہا: جو پیغمبر پر سب و شتم کرے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

پھر ابن عباسؓ نے پوچھا: تم میں سے کس نے علیؑ پر سب و شتم کیا ہے؟

انہوں نے کہا: ہم نے علیؑ کے بارے میں ناسزا کہا ہے۔

ابن عباسؓ نے کہا: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو علیؑ کو سب و شتم کرے وہ مجھے سب و شتم کرتا ہے اور جو مجھے سب و شتم کرے وہ خدا کو سب و شتم کرتا ہے اور جو خدا کو سب و شتم کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

پھر ابن عباسؓ اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں ان کے بارے میں کہو

نظروا إلي بأعين محمرّة

نظر التيوس إلي شفار الجازر

ترجمہ:

انہوں نے میری طرف سرخ آنکھوں سے دیکھا جس
طرح جنگلی بکرا ذبح کرنے والے کو دیکھتا ہے اور کہو
میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

بیٹے نے کہا:

خزر الحواجب خاضعی أعناقهم
نظر الذليل إلى العزيز القاهر

ترجمہ:

آنکھوں کی تنگی اور ابروُ کی تنگی جبکہ ون کی گردنیں جھکی ہوئیں تھیں اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے ذلیل انسان غالب اور قاہر کو دیکھتا ہے۔

ابن عباس نے کہا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں اور شعر کہو
بیٹے نے کہا: اس کے علاوہ میرے پاس نہیں ہے۔
تو خود ابن عباس نے یہ اشعار کہے:

سبّوا الاله و كذبوا بمحمّد
و وصيّه الزاكی التقی الطاهر
هم تسعة لعنوا جميعاً كلّهم
و الله ملحقهم غداً بالعاشر

أحياؤهم عار على موتاهم
والميّتون فضيحة للغابر

ترجمہ:

انہوں نے خدا پر سب کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی
اے اس کے وصی جو پاک متقی اور طاہر ہیں ان کی بھی
تکذیب کی یہ نو ہیں ان سب پر لعنت ہوئی خدا کل ان
کو دسویں کے ساتھ ملحق کرے گا ان کے زندہ افراد
ان کے مردوں کے لئے عار و ننگ ہیں اور ان کے
مردے ان کے گذشتہ کے لئے رسوائی ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ یہ دس افراد تھے جب ابن عباس نے ان کی مذمت میں شعر کہا: تو ایک چلا گیا اس لئے کہا کہ یہ نو ہیں۔(۱)

چودھویں حکایت

قاضی ابو القاسم علی ابن المحسن ابن علی التنوحی کہتا ہے ابو الفرج عبد الواحد ابن نصر مخزومی جو بیغا کے نام سے معروف

(۱) کفایت الطالب ص ۸۲ الغدیر ص ۲۹۹ ج ۲

ہے اس نے مجھے یہ حکایت لکھوائی کہتا ہے:

میں تین سو پچاس سے کچھ زیادہ سن میں صور شہر میں ابو علی محمد ابن مستامن کے پاس تھا اس کو "مستامن اللہ" کہتے ہیں اس نے قرامطہ کے لشکر سے امان طلب کی اس کے پاس شہر کا قاضی ابوالقاسم علی ابن ریان آیا وہ جوان، ادیب، فاضل، بڑی عظمت والا اور بڑا مال دار تھا جب وہ آیا تو رات کا وقت تھا۔ اذن مانگا جب اذن مل گیا تو داخل ہوا اور کہا: اے امیر! رات کو ایک واقع ہوا ہے اس جیسا واقعہ پہلے کبھی نہیں ہوا، ایک اندھا لاغر مریض شخص ہر رات کی آخری تہائی میں اٹھتا ہے اور شہر کا چکر لگاتا ہے اور بلند آواز میں کہتا ہے:

اے غافلو! اللہ کو یاد کرو، اے گنہگارو! استغفار کرو، اے معاویہ کے دشمنوں تم پر اللہ کی لعنت ہے۔

میری دایہ کی عادت ہے کہ اس کی آواز پر بیدار ہوتی تھی آج رات میری دایہ نے مجھے آکر بیدار کیا اور مجھ سے کہا کہ میں سوئی ہوئی تھی خواب میں دیکھا گویا لوگ جامع مسجد کی طرف بھاگ رہے ہیں، میں نے پوچھا: کیوں جا رہے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ وہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے ہیں میں بھی مسجد کی طرف گئی، مسجد میں داخل ہوئی، میں نے پیغمبرؐ کو منبر پر دیکھا۔

حضرت کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے اور دائیں بائیں دو غلام کھڑے ہیں، لوگ سلام کر رہے ہیں حضرت جواب دے رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے اس اندھے لاغر شخص کو دیکھا، جو شہر میں پھرتا ہے اور آوازیں لگاتا تھا کہ اے غافلو! خدا کا ذکر کرو وغیرہ وہ اندھا شخص جب آیا اس نے سلام کیا، پیغمبر نے رُخ پھیر لیا، تین مرتبہ ایسا ہوا حضرت نے منہ پھیر لیا۔

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کھڑا تھا، کہنے لگا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ آپ کی امت میں سے ہے، بیمار ہے، قرآن حفظ کرتا ہے، آپ پر سلام کرتا ہے، آپ جواب سے کیوں محروم فرما

رہے ہیں؟

حضرت نے فرمایا: اے ابوالحسن! تیس سال سے یہ آپ اور آپ کی اولاد پر لعن کرتا ہے۔

پس سامنے کھڑا ہوا شخص متوجہ ہوا اور فرمایا: اے قنبر! یہ سننا تھا کہ وہ لاغر شخص بھاگنے کی کوشش کی

(مولا نے قنبر سے) کہا: اس کو تھپڑ مارو۔

قنبر نے ایسا تھپڑ مارا کہ وہ منہ کے بل زمین پر گر گیا پھر میں بیدار ہو گئی پس اب میں اس کی آواز نہیں سن رہی اور یہی وقت ہوتا تھا رات جب وہ آواز دیتا تھا۔

ابوفرج کہتا ہے اے امیر کسی کو بھیج کر اس کی خبر معلوم کرتے ہیں۔ ہم نے ایک قاصد کو بھیجا تاکہ اس کی خبر ہمیں آکر بتائے قاصد نے بتایا کہ اس اندھے شخص کی بیوی نے کہا ہے کہ اسکی گدی (پس گردن) میں سخت چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے وہ چکر لگانے اور آواز لگانے نہیں گیا۔

میں نے ابوعلی ستامن سے کہا: اے امیر یہ نشانی ہے اس کا مشاہدہ کرنا واجب ہے۔

ہم سوار ہوئے، تھوڑی سی رات باقی تھی، اسی مریض کے گھر گئے، ہم نے اس کو منہ کے بل سویا ہوا پایا، اس کی آواز بیل کے بولنے جیسی آرہی تھی، ہم نے اس کی بیوی سے پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟

اس نے کہا: اس کی گردن کے پیچھے چوٹ لگی ہے اور گردن کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ پہلے ایک مسور کے دانے کے برابر زخم تھا، پھر بڑھ گیا اور سوج کر پھٹ گیا ہے اور یہ جیسا کہ تم مشاہدہ کر رہے ہو اب بیل کے جیسی آواز دے رہا ہے۔

ہم اس کو چھوڑ کر واپس آ گئے، جب صبح ہوئی تو وہ مر گیا، صور (قصبہ) کے لوگ اس کے

جنازے اور تعظیم کے لئے گئے۔

ابوالفرج کہتا ہے کہ جب میں تین سو اڑسٹھ ہجری موصل میں گیا تو عضد الدولہ کے خزانچی ابونصر خورشید یزدیار کے گھر میں رہا، وہاں ہر طبقہ کے لوگ ہر روز جمع ہوتے تھے۔ میں نے ان کو یہ واقعہ سنایا۔

وہاں قاضی ابوعلی تنوخی، ابوالقاسم حسین بن محمد جنانی، ابواسحاق نصیبی ابن طرخان وغیرہ موجود تھے سب نے سوائے قاضی تنوحی کے اس واقعہ کا انکار کیا، لیکن قاضی نے کہا: یہ ممکن ہے یہ واقعہ اور اس کی تائید و تاکید کی اور اسی جیسے اور واقعات بھی سنائے۔

پھر اس واقعہ کو تھوڑا عرصہ گزر گیا۔ پس میں ابونصر کے گھر عادت کے مطابق گیا پھر اتفاق ہوا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جب ہم بیٹھ گئے تو ایک جوان نے مجھ پر سلام کیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

کہا: میں ابوالقاسم ابن ریان صور شہر کا قاضی ہوں

میں نے اس کو بہت زیادہ تاکیدی قسمیں دیں کہ جو کچھ میں پوچھوں سچ سچ بتانا۔

اس نے کہا: ہاں سچ کہوں گا۔ میرے خیال میں آپ اس اندھے مریض کا واقعہ پوچھنا چاہتے ہیں اور اس کی عجیب موت کے بارے میں؟

میں نے کہا: ہاں وہی واقعہ!

پھر اس نے پورا واقعہ اسی طرح سنایا جس طرح میں نے سنا تھا تمام لوگوں نے واقعہ سے تعجب کیا۔(۱)

(۱) مناقب مغازلی ۳۹۴

رہے ہیں؟

حضرت نے فرمایا: اے ابوالحسن! تیس سال سے یہ آپ اور آپ کی اولاد پر لعن کرتا ہے۔

پس سامنے کھڑا ہوا شخص متوجہ ہوا اور فرمایا: اے قنبر! یہ سننا تھا کہ وہ لاغر شخص بھاگنے کی کوشش کی

(مولا نے قنبر سے) کہا: اس کو تھپڑ مارو۔

قنبر نے ایسا تھپڑ مارا کہ وہ منہ کے بل زمین پر گر گیا پھر میں بیدار ہو گئی پس اب میں اس کی آواز نہیں سن رہی اور یہی وقت ہوتا تھا رات جب وہ آواز دیتا تھا۔

ابوفرج کہتا ہے اے امیر کسی کو بھیج کر اس کی خبر معلوم کرتے ہیں۔ ہم نے ایک قاصد کو بھیجا تا کہ اس کی خبر ہمیں آ کر بتائے قاصد نے بتایا کہ اس اندھے شخص کی بیوی نے کہا ہے کہ اسکی گدی (پس گردن) میں سخت چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے وہ چکر لگانے اور آواز لگانے نہیں گیا۔

میں نے ابوعلی ستامن سے کہا: اے امیر یہ نشانی ہے اس کا مشاہدہ کرنا واجب ہے۔

ہم سوار ہوئے، تھوڑی سی رات باقی تھی، اسی مریض کے گھر گئے، ہم نے اس کو منہ کے بل سویا ہوا پایا، اس کی آواز بیل کے بولنے جیسی آ رہی تھی، ہم نے اس کی بیوی سے پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟

اس نے کہا: اس کی گردن کے پیچھے چوٹ لگی ہے اور گردن کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ پہلے ایک مسور کے دانے کے برابر زخم تھا، پھر بڑھ گیا اور سوج کر پھٹ گیا ہے اور یہ جیسا کہ تم مشاہدہ کر رہے ہو اب بیل کے جیسی آواز دے رہا ہے۔

ہم اس کو چھوڑ کر واپس آ گئے، جب صبح ہوئی تو وہ مر گیا، صور (قصبہ) کے لوگ اس کے

جنازے اور تعظیم کے لئے گئے۔

ابوالفرج کہتا ہے کہ جب میں تین سو اڑسٹھ ہجری موصل میں گیا تو عضد الدولہ کے خزانچی ابونصر خورشید یزدیار کے گھر میں رہا، وہاں ہر طبقہ کے لوگ ہر روز جمع ہوتے تھے۔ میں نے ان کو یہ واقعہ سنایا۔

وہاں قاضی ابوعلی تنوخی، ابوالقاسم حسین بن محمد جنانی، ابواسحاق نصیبی ابن طرخان وغیرہ موجود تھے سب نے سوائے قاضی تنوخی کے اس واقعہ کا انکار کیا، لیکن قاضی نے کہا: یہ ممکن ہے یہ واقعہ اور اس کی تائید و تاکید کی اور اسی جیسے اور واقعات بھی سنائے۔

پھر اس واقعہ کو تھوڑا عرصہ گزر گیا۔ پس میں ابونصر کے گھر عادت کے مطابق گیا پھر اتفاق ہوا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جب ہم بیٹھ گئے تو ایک جوان نے مجھ پر سلام کیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

کہا: میں ابوالقاسم ابن ریان صور شہر کا قاضی ہوں

میں نے اس کو بہت زیادہ تاکیدی قسمیں دیں کہ جو کچھ میں پوچھوں سچ سچ بتانا۔

اس نے کہا: ہاں سچ کہوں گا۔ میرے خیال میں آپ اس اندھے مریض کا واقعہ پوچھنا چاہتے ہیں اور اس کی عجیب موت کے بارے میں؟

میں نے کہا: ہاں وہی واقعہ!

پھر اس نے پورا واقعہ اسی طرح سنایا جس طرح میں نے سنا تھا تمام لوگوں نے واقعہ سے تعجب کیا۔ (۱)

(۱) مناقب مغازلی ۳۹۴

ان اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام جن سے یہ احادیث روایت کی گئی ہیں:

(۱) حضرت ابو بکر

(۲) حضرت عمر

(۳) حضرت عثمان

(۴) حضرت علی علیہ السلام

(۵) سعد ابن ابی وقاص اور ام سلمہؓ

(۶) عبدالرحمٰن بن عوف۔

(۷) حضرت عبداللہ بن مسعود

(۸) حضرت ابن عباس

(۹) حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام

(۱۰) حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام

(۱۱) حضرت فاطمۃ الکبریٰ بنت الحسین علیہما السلام

(۱۲) حضرت سلمان فارسیؓ

(۱۳) حضرت ابوذرؓ

(۱۴) حضرت عمار بن یاسرؓ

(۱۵) حضرت جابر

(۱۶) عمران ابن حصین

(۱۷) ابوموسیٰ الاشعری

(۱۸) ابوہریرہ

(۱۹) معاذ بن جبل

(۲۰) انس بن مالک

(۲۱) ابوامامہ الباہلی

(۲۲) ابولیلیٰ الانصاری

(۲۳) ابوسعید الخدری

(۲۴) معقل بن یسار

(۲۵) حذیفہ بن الیمان

(۲۶) کعب بن عجزۃ

(۲۷) سلمہ بن الاکوع

(۲۸)انس بن مالک

(۲۹)اسعد بن زرارہ

(۳۰)حضرت ابوایوب انصاریؓ

(۳۱)ثوبان

(۳۲)معاوہ بن حیدہ

(۳۳)ابولیلیٰ الغفاری

(۳۴)ابوالحمراء

(۳۵)البراء بن عازب

(۳۶)الصلصال بن الدلهمس

(۳۷)عمر بن شاس

(۳۸)سہل بن ابی خیثمہ

(۳۹)عبداللہ بن عمر

(۴۰)حضرت ام سلمہؓ

مذکورہ احادیث کونقل کرنے والے چالیس بزرگ علماء کرام

(۱) محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد بن محمد بن أحمد الطالقانی ، أبو الفتح

(۲) محمود بن محمد بن عبدالجبار المذکر الهرمزد یاری السروی ثم الجرجانی

(۳) سعد بن سعید بن مسعود البزاز الحنیفی أبو الفتوح

(۴) زید بن علی بن منصور بن علی الراوندی الادیب، ابو العلاء

(۵) سعید بن محمد بن أبی بکر الحمامی، أبو النجیب

(۶) الحسن بن أبی الطیب العباس بن علی بن الحسن الرستمی، أبو عبدالله

(۷) أحمد بن الحسین بن بابا الأدونی

(۸) علی بن القاسم بن الرضا العلوی الحسنی، أبوالحسین

(۹) شمس الشرف بن علی بن عبیدالله الحسینی السلیقی، أبومحمد

(۱۰) یحیی بن طاهر بن الحسین المؤدب السمان ، أبو سعد

(۱۱) تیمان بن حیدر بن الحسن بن أبی عدی الکاتب، أبو علی

(۱۲) عبدالله بن علی بن عبدالله المقری الطامذی، أبو محمد

(۱۳) محمد بن حامد بن أبی قاسم الحسنی، أبوتراب

(۱۴) المرتضی بن الداعی بن القاسم الحسنی، أبو تراب

(۱۵) عمر بن أحمد بن منصور الصفار النیشاپوری ابو حفص

(۱۶) سهل بن عبدالرحمان بن محمد السراج النیشاپوری الزاهد أبومحمد

(۱۷) محمد بن الهیثمبن محمد، أبو سعد

(۱۸) المجتبی بن الداعی بن القاسم الحسنی، أبوحرب

(۱۹) عبدالکریم بن إسحاق بن سهلویه، أبو زرعة

(۲۰) جعفر إسحاق بن الحسن بن ابی طالب بن حربویه المعلم ،

أبو الفضل

(۲۱) محمد بن حموية بن محمد الجونی الصوفی، أبو عبدالله

(۲۲) علی بن الحسن بن علی

(۲۳) الحسن بن علی بن أبی طالب الفرزادی هموسة، أبو علی

(۲۴) شرف بن عبدالمطلب بن جعفر الحسینی الافطسی الاصبهانی، أبو علی

(۲۵) محمد بن أحمد بن عبدالله المستوفی الاصفهانی، أبو شکر

(۲۶) عبدالرحمان بن عبدالله بن عبدالرحمان بن محمد الحصیری البصیر، أبوالفتوح

(۲۷) مبشر بن احمد بن محمود الصحاف، أبوالفتوح

(۲۸) أحمد بن عبدالوهاب بن الحسن بن الحسن الصراف البردینی، أبوالفتوح

(۲۹) مسعود بن علی بن منصور الأدیب، أبو محاسن

(۳۰) زید بن الحسن بن محمد البیهقي، أبو الحسین

(۳۱) الحسن بن محمد بن أحمد الاستر آبادی، عماد الدین ابومحمد

(۳۲) عبیدالله بن الحسن بن الحسین بن بابویه، أبو القاسم

(۳۳)محمد بن عبدالرحمان بن عبدالله بن الحسن مخاطرة الساوی، أبوحاتم

(۳۴) علی بن أحمد بن محمد اللباد، أبو الحسن

(۳۵) اسماعیل بن علی بن الحسین الحمامی، ابو القاسم

(۳۶) محمد بن أحمد بن محمد بن عمر الباغبان الاصبهانی، أبوبکر

(۳۷) محمد بن رجاء بن ابراهیم بن عمر بن یونس الاصبهانی، أبوالحسن

(۳۸) عبدالرحیم بن المظفر بن عبدالرحیم الحمدونی، أبومنصور

(۳۹) القاسم بن الفضل بن عبدالواحد الصیدلانی، أبو المطهر

(۴۰) لاحق بن الحبیب بن محمد بن علی الصیدلانی، أبو غالب

مدارس کے طلاب کرام کے لئے اطلاع

مدارس میں پڑھائی جانے والی تمام کتب کی اشاعت جامعہ علمیہ ڈیفنس کراچی کی جانب سے گذشتہ چند سال سے جاری و ساری ہے ہماری حتی الامکان کوشش ہے کہ طلاب کرام کو کم سے کم ہدیہ میں درسی کتب مہیا کی جائیں۔ درسی کتب کے حصول کے لئے درج ذیل پتہ جات سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

۱ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس سوسائٹی فیز ۴۔ کراچی

فون نمبر 021-5888275

۲ رحمت اللہ بک ایجنسی۔ کاغذی بازار بالمقابل بڑا امام بارگاہ میٹھادر کراچی

فون نمبر: 2440803،2431577